تحریرات شعیب

(الحنفی البریلوی)

رشحات قلم

محمد شعیب عطاری جلالی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

تحریرات شعیب

(الحنفی البریلوی)

مصنف، مؤلف:	تحریرات شعیب
موضوع:	متفرقات
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022
صفحات:	100

© All Rights Reserved.
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

علمی اور اصلاحی تحریروں کا مجموعہ

تحریرات شعیب

(الحنفی البریلوی)

ازقلم:

محمد شعیب عطاری جلالی

ناشر:

Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جاسکتے ہیں۔)

ایک اہم وضاحت 8

تقریظ جلیل (1) 9

تقریظ جلیل (2) 10

علم کی تعریف: 10

ارکان علم 10

تصور علم سورہ علق کی روشنی میں: 11

تقریظ جلیل (3) 14

عرض مرتب 16

فصل نمبر:1 16

فصل نمبر:2 16

فصل نمبر:3 17

فصل نمبر:1 18

علم کا بیان 18

(1) علم وفقہ کی حقیقت اور اسکے فضائل کا بیان 18

(ا)..علم کی تعریف: 18

(۲) فقہ کی تعریف 18

(2) علم دین کی فضیلت 21

(ا) علم دین کی فضیلت پر فرامین باری تعالیٰ جل جلالہ 21

(۲)علم کی فضیلت پر فرامین مصطفی ﷺ 22
نوٹ: 22
۳)علم دین کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین 24
(3)علم دین حاصل کرنے کی فضیلت 25
(۲)حصول علم دین کی فضیلت پر فرامین مصطفی ﷺ 26
(۳)حصول علم دین کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین 27
(4)علم دین سکھانے کے فضائل 27
(۱)..علم دین سکھانے کی فضیلت پر فرامین باری تعالیٰ جل جلالہ 27
(۲)علم دین سکھانے کی فضیلت پر فرامین مصطفی ﷺ 29
(۳)علم دین سکھانے کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین 30
(5) بزرگان دین کا شوق علم دین 31
(۱) بزرگان دین کا شوق علم دین 31
✪ .. حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کا شوق علم دین: 31
✪ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم دین: 31
✪ امام محمد شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کا شوق علم دین: 32
✪ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شوق علم دین 32
✪ .. محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا شوق علم دین 32
(6) علم دین کے متعلق ضروری معلومات 33
(۱) حصول دنیا کے لئے علم دین حاصل کرنا کیسا؟ 33
(۲)علم چھپانا کیسا؟ 34
فصل نمبر: **2** 36

(۱)اقوال بزرگان دین 36
(۲)دلچسپ حکایات 46
✪ چار درہم کے بدلے چار دعائیں 46
✪ لالچ بری بلا ہے (سونا دینے والی ناگن) 47
✪ (اڑنے والی دیگ) 49
✪ (نعمت پر غمگین اور مصیبت پر خوش ہونے والی عورت) 50
✪ کہیں منافق اور ریاکار شمار نا کیا جاؤں۔ 52
✪ میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا 52
✪ (بغیر علم کے صوفی کو شیطان کچے دھاگے کی لگام ڈالتا ہے) 53
✪ مکھی کیوں پیدا کی گئی؟ 54
✪ ایمان کی دولت چھن جانے کا خوف 54
✪ عبرت انگیز حکایت 54
✪ ایک بخیل (کنجوس) منافق 56
✪ میں شرم کیوں محسوس کروں؟ 57
✪ حکام کی خوشامد سے اجتناب 57
✪ علم کا متلاشی 58
✪ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توبہ 58
(۳)معرفت کا بنیادی ذریعہ: 59
علم کی کلی: 60
علم کتابوں میں نہیں بلکہ سینوں میں ہے: 60
(۴)علم کی جستجو بھی جہاد ہے: 60

(۵) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی وصیتیں: 60
فصل نمبر: 3 61
(۱) نوحہ و ماتم اور ان کا شرعی حکم 61
نوٹ: 62
✪ صبر کے متعلق حدیث مبارکہ 62
✪ نوحہ و ماتم کی ممانعت پر احادیث: 63
نوٹ: 63
✪ مسلک اہلسنت و جماعت اور غم حسین (رضی اللہ عنہ) 64
تنبیہ: 66
(۲) پیر کیسا ہونا چاہیے؟ 67
تنبیہ: 69
تنبیہ: 69
(۳) ہمارا بدمذھبوں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے؟ 70
(۴) اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا 76
نوٹ: 77
(۵) غیر اللہ کو سجدہ کرنا 78
✪ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا معنی: 79
✪ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے متعلق فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم: 79
(۶) علماء اور سادات کی توہین کرنا کیسا؟ 83
(۷) بدمذھبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم: 84
✪ .. سوال: 85

الجواب: 85
سوال: 86
الجواب: 86
سوال: 86
الجواب: 86
سوال: 87
الجواب: 87
سوال: 87
الجواب: 87
نوٹ: 88
(۸)جہنمی کتا 88
(۹)ڈھول اور تعزیہ داری کا حکم 89
(۱۰)موت کی سختی 89
(۱۱)خود کو عالم اور جنتی کہنا کیسا؟؟.....89
(۱۲)علم و عمل 89
تنبیہ: 89
(۱۳)طالب علم اور ادب: 89
(۱۴)حصول علم دین 90
(۱۵)علم کا متلاشی 90
(۱۶)علم کی اہمیت 91
(۱۷)..پیروں کے حوالے عقیدہ اہلسنت بزبان اعلیحضرت 91

سوال: 91
الجواب: 92
(۱۸) بے علم پر شیطان کا وار 92
(۱۹) علیگھڑی کو سید کہنا کیسا؟ 92
سوال: 92
جواب: 92
(۲۰) سیدُنا صدیقِ اکبر نے کس عُمر میں اسلام قبول کیا؟ 93
ہماری اردو کتابیں: 94

ایک اہم وضاحت

صابیا ورچوئل پبلی کیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرما رہے ہیں۔ ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو **"ٹیم عبد مصطفی افیشل"** کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

تقریظ جلیل (1)

مولانا محمد افضل مدنی دامت برکاتہم العالیہ ضلع رحیم یار خان

کرم فرما، اخی فی اللہ عزیز محمد شعیب عطاری جلالی صاحب نے چند دن قبل اپنی ایک خوبصورت کاوش بنام تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی) مجھے ارسال کی اور فرمایا اس کا مطالعہ کر کے اس کے متعلق کچھ کلمات بھی لکھ دیں۔

البتہ فاضل مصنف کے عزم و ہمت کا فقیر قائل ہے.

لھذا کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ اپنے موضوع پر ایک منفرد اور دلچسپ کتاب ہے فاضل مصنف نے افادہ عام کی خاطر انتہائی آسان انداز اختیار کیا۔ علم کی اہمیت و فضیلت کو رب کے قرآن اور نبی رحمت نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مزین کرنے کے ساتھ ساتھ اکابرین امت کے فرامین سے بھی مزین فرمایا.... یقینا علم ہی انسان و دیگر مخلوقات میں وجہ امتیاز ہے اسی بنا پر علم کی اہمیت و فضیلت ہر عصر میں عروج پر رہی اسی سلسلہ کی یہ ایک کڑی ہے

خیالات و تصوارت کو عام عوام تک پہچانا سلف کا قدیم طریقہ ہے جس کو ملفوظات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اسلاف کے فیضان کی خیرات لیتے ہوئے فاضل مصنف نے علم کے ساتھ ساتھ دیگر موضوعات کو بھی سپرد قلم کیا۔ جو زمانہ جدید میں بہت ضروری ہے۔

ربِّ کریم کی بارگاہ سے امید واثق ہے فاضل موصوف کی صلاحیتوں میں وقت کے ساتھ ساتھ مزید نکھار آئے گا۔ دعا ہے اللہ کریم ان کی اس کاوش کو شرف قبول نصیب فرمائے اور دارین میں سرخروئی کا ذریعہ بنائے۔ فقط والسلام

از قلم۔۔۔ محمد افضل مدنی ضلع رحیم یار خان

13 صفر 1444ھ

10 ستمبر 2022ء ہفتہ

تقریظ جلیل (2)

مناظر اہلسنت حضرت علامہ **مولانا منیر عباس چشتی** دامت برکاتہم العالیہ (اسلام آباد)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۘ (۹)

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں۔

علم کی تعریف:

(حقیقی علم کس کو کہتے ہیں؟)

فنی اعتبار سے علم کا مادہ "ع ل م،، ہے جس کے معنی "جاننا،، کے ہیں گویا

اَلْعِلْمُ اِدْرَاكُ الشَّيئِ بِحَقِيْقَتِه

"علم کسی شے کو اس کی حقیقت کے حوالے سے جان لینے کا نام ہے۔،،

یعنی علم ایک ایسا ذہنی قضیہ اور تصور ہے جو عالم خارج میں موجود کسی حقیقت کو جان لینے سے عبارت ہے۔ علم کا اطلاق ایسے قضیے پر ہوتا ہے جو محکوم اور محکوم بہ پر مشتمل ہو اور جس کے متوازی خارج میں ایسی ہی حقیقت موجود ہو جیسی قضیے میں بیان ہوئی ہو، لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر قضیہ علم نہیں ہو سکتا، وہی قضیہ علم کہلائے گا جو کلی اور وجوبی ہو اور موجود خارج کے حوالے سے صحت کا مصداق ہو۔

ارکان علم

مندرجہ بالا تعریف کے مطابق علم کے ارکان کی تعداد چار ہے۔

ناظر: جو شخص علم کے بارے میں جاننا چاہتا ہے وہ ناظر کہلاتا ہے۔ یہ امتیاز اور درجہ اشرف المخلوقات

یعنی حضرت انسان کو حاصل ہے۔ اسے معروف اصطلاح میں طالب علم بھی کہتے ہیں، یعنی کچھ جاننے کی جستجو میں رہنے والا طالب علم کہلاتا ہے۔ علم ایک بحر بیکراں ہے۔ کوئی شخص کلی علم حاصل کر لینے کا دعویٰ نہیں کر سکتا البتہ علم کا طالب جب کچھ نہ کچھ جان لے تو اسے عالم کہا جا سکتا ہے۔

منظور: منظور وہ شے ہے جسے جانا جا رہا ہو۔ اس سے مراد کوئی حقیقت ہو سکتی ہے، خواہ یہ عقلی وجود رکھتی ہو یا حسی۔ یہ کائنات رنگ و بو اور اس کے مادی اور غیر مادی موجودات و حقائق منظور کا درجہ رکھتے ہیں۔

استعداد نظر: اس سے مراد یہ ہے کہ ناظر جو مشاہدہ کر رہا ہے اس میں کسی چیز کو جاننے کی صلاحیت اور اور استعداد کس قدر موجود ہے۔ علم کا یہ تیسرا رکن ہے۔ اگر منظور (وہ حقیقت جس کے بارے میں جانا جا رہا ہو) حسی نوعیت کی ہو تو ناظر کو حواس خمسہ کی استعداد حاصل ہونی چاہئے تاکہ وہ حواس خمسہ سے اس چیز کو اپنے حیطہ ادراک میں لے سکے۔ اس کے برعکس اگر منظور عقلی نوعیت کا ہو تو ناظر میں استعداد عقلی کا ہونا ضروری ہے۔ اس استعداد کے بغیر عقلی نوعیت کے کا حیطہ ادراک میں آنا ممکن نہیں۔ اگر منظور ایسا ہو کہ اس کے لئے وجدان ضروری ہے تو ناظر کو بھی ایسی ہی وجدانی استعداد کا حامل ہونا چاہئے۔ ان صلاحیتوں سے بالاتر بھی ایک استعداد وحی کی ہے جو صرف اور صرف انبیاء کا خاصہ ہے۔ عام آدمی کا اس استعداد سے بہرہ ور ہونا ممکن ہی نہیں یہ صلاحیت کلی طور پر عطائی ہے جو اللہ رب العزت کے انبیاء اور رسولوں سے مختص ہے۔

منظوریت: علم کے ارکان میں چوتھا اور آخری رکن منظوریت ہے۔ اس سے مراد وہ اصلیت اور مقصدیت ہے جسے جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس حقیقت کے لئے لازم ہے کہ وہ اس قابل ہو کہ ناظر کی کسی بھی مخصوص استعداد سے معلوم ہو سکے۔

تصور علم سورہ علق کی روشنی میں:

علم کی تعریف اور اس کے ارکان کی تشریح و توضیح کے بعد اب ہم سورہ علق کی پہلی پانچ آیات کی

تفہیم کی روشنی میں اسلام کے تصور علم کو واضح کرتے ہیں۔

۱۷ رمضان المبارک کو غار حرا کی خلوتوں میں جب جبرئیل امین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو وحی کے ذریعہ اللہ رب العزت اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان الفاظ میں ہمکلام ہوا.....

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ- خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ- اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِی عَلَّمَ بِالْقَلَمِ- عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

ترجمہ: اے حبیب! اپنے رب کے نام سے آغاز کرتے ہوئے پڑھئے جس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اس نے انسان کو رحمِ مادر میں جونک کی طرح معلّق وجود سے پیدا کیا پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے لکھنے پڑھنے کا علم سکھایا جس نے انسان کو اس کے علاوہ بھی وہ کچھ سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ یا جس نے سب سے بلند رتبہ انسان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر ذریعہ قلم کے وہ سارا علم عطا فرما دیا جو وہ پہلے نہ جانتے تھے..

(العلق، 96:1-5)

یہ وہ پانچ آیات مقدسہ ہیں جن میں علم کا پیغام دے کر نازل کیا گیا۔ گویا انسان کچھ نہیں جانتا تھا اسے علم عطا کیا گیا، وہ جاننے لگا، اسے اندھیروں سے اجالوں کے دامن میں لایا گیا۔ اسے روشنی عطا کی گئی، علم و آگاہی روشنی کے سفر کا نام ہے۔ مذکورہ بالا آیات کے ذریعہ رب کائنات نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے نسل آدم کو باقاعدہ ایک سلسلہ تعلیم سے منسلک کر دیا۔ ذہن انسانی میں شعور و آگاہی کے ان گنت چراغ روشن کئے۔ اسی عنوانِ علم پر مجاھد اہلسنت مولانا شعیب عطاری جلالی صاحب نے تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی) کے نام سے ایک کتاب لکھی اور ساتھ ہی بزرگاندین رحمھم اللہ کے اقوال و حکایات جمع کیں۔۔

اللہ کریم جزاء خیر عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

از قلم

بدر منیر **حضرت علامہ منیر عباس چشتی** اسلام آباد

11 صفر المظفر 1444ھ

8 ستمبر 2022 بروز جمعرات

تقریظ جلیل (3)

مولانا علی حیدر سنی حنفی بریلوی (بلوچستان)

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: طلب العلم فریضہ علی کل مسلم یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث ۲۲۴۔ ج ۱۔ ص ۱۷)

حصول علم کی اسی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں کہ:

ہم خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ تکمیل درس نظامی کے بعد فقہ و اصول و کلام و حدیث و تفسیر کا بکثرت مطالعہ کریں اور دین کے مسائل میں جسارت نہ کریں جو کچھ دین کی باتیں ان پر منکشف و واضح ہو جائیں ان کو بیان کریں اور جہاں اشکال پیدا ہو اس میں کامل غور و فکر کریں خود واضح نہ ہو تو دوسروں کی طرف رجوع کریں کہ علم کی بات پوچھنے میں کبھی عار نہ کرنا چاہیے۔ (بہار شریعت حصہ پانزدہم ص 202)

اسی طرح علامہ غلام رسول سعیدی صاحب جہل مرکب کی تعریف ایک شعر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

ہر آنکس کہ نداند و بدانہ کہ بداند
در جہل مرکب ابدالآباد بماند

ہر وہ شخص جو کسی چیز کو جانتا نہ ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ اس چیز کو جانتا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ جہل مرکب میں رہے گا۔ (تفسیر تبیان القرآن)

اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ:

فَاسْأَلُوا اَهلَ الذِّكرِ اِن كُنتُم لَا تَعلَمُونَ ۞

ترجمہ: سو اگر تم کو علم نہیں ہے تو علم والوں سے پوچھ لو۔

بندہ ناچیز نے محمد شعیب عطاری جلالی صاحب کی کتاب تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی) کو بسبب مصروفیات کے سرسری نظر دیکھا جس سے معلوم ہوا کہ حصول علم کا شوق اجاگر کرنے اور علم کی اہمیت کو جاننے کیلئے یہ کتاب بہت ہی لاجواب اور تمام مسلمانوں کیلئے بہت مفید ہے۔ کیونکہ علم دین کے فضائل و فوائد کے ساتھ ساتھ بزرگان دین رحمھم اللہ کے اقوال بھی جمع کئے اور دلچسپ و عبرتناک حکایات بھی جمع کیں۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی محمد شعیب رضوی جلالی صاحب کو اس عمل خیر پر جزاء خیر عطا فرمائے اور آپ کے علم و عمل میں مزید برکتیں نازل فرمائے.....

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

از قلم

غلام احمد رضا علی حیدر سنی حنفی بریلوی

11 صفر المظفر 1444ھ

8 ستمبر 2022 بروز جمعرات

عرض مرتب

اَعُوذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلحمد اللّٰہ ربِّ العٰلمِین والعاقبۃ للمتَّقین والصلاۃ والسلام
علی رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

محترم قارئین کرام! احقر نے زیر نظر کتاب **تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)** میں کوئی خاص موضوع معین نہیں کیا بلکہ یہ مختلف موضوعات پر مشتمل کتاب ہے۔ کیونکہ دوران مطالعہ بزرگان دین رحمھم اللہ کے جن اقوال و حکایات نے مجھے متاثر کیا انکو میں لکھ لیتا۔ اسی طرح علم دین کے فضائل پر میں نے قرآن و حدیث اور دیگر کتب سے مواد اکٹھا کیا۔ پھر وقتاً فوقتاً احقر نے جو تحاریر لکھیں ان کو بھی اسی کتاب میں شامل کر دیا۔ اسی لئے احقر نے اس کتاب میں تین فصلیں رکھیں۔

فصل نمبر:1

اس فصل میں آپ علم دین کے فضائل و فوائد قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین رحمھم اللہ کی روشنی میں پڑھیں گے۔ إن شاء اللہ تعالی

فصل نمبر:2

اس فصل میں آپ بزرگان دین رحمھم اللہ کے دلچسپ اور آپ کو متاثر کر دینے والے اقوال و حکایات پڑھیں گے۔ اس فصل میں اقوال کی تعداد تقریباً ایک سو (100) ہے اور حکایات کی تعداد تقریباً پندرہ (15) ہے۔ ہم نے اقوال وغیرہ کی خاص ترتیب نہیں دی بلکہ کسی بڑے بزرگ کے اقوال نیچے اور کسی چھوٹے بزرگ کے اوپر ان اقوال میں خصوصاً شیخ سعدی اور مولانا روم کے بھی اقوال ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر بزرگان دین کے بھی اقوال و حکایات ہیں۔ احقر کو بے شمار اقوال و حکایات میں سے چند نے ہی متاثر کیا اور وہی اقوال و حکایات منتخب کئے جن میں کوئی پیغام تھا اور غور و فکر کا کوئی سامان تھا۔ اِن شاء اللہ ہر قول آپ کو بھی متاثر کرے گا۔

فصل نمبر: 3

اس فصل میں آپ مختلف موضوعات پر پڑھیں گے۔اس فصل میں احقر کی وقتا فوقتا لکھی ہوئیں تحاریر ہیں۔۔

محمد شعیب عطاری جلالی

13 ستمبر 2022

16 صفر المظفر 1444 ہجری

فصل نمبر: 1

⭑علم کا بیان⭑

محترم قارئین کرام! اس فصل میں آپ علم دین کے فضائل و فوائد قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین کی روشنی میں پڑھیں گے إن شاء اللہ۔۔۔۔۔ہم سب سے پہلے علم و فقہ کی تعریف بڑھتے ہیں اور اس کے بعد ہم علم دین کی فضیلت قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین کی روشنی میں پڑھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(1) علم وفقہ کی حقیقت اور اسکے فضائل کا بیان

(۱)..علم کی تعریف:

اما تفسیر العلم: فھو صفة یتجلی بھا لمن قامت ھی به المذکور کما ھو..

ترجمہ: علم ایک ایسی صفت ہے کہ جس میں یہ صفت پائی جائے اس پر ہر وہ چیز جسے یہ سیکھنا اور جاننا چاہتا ہے اپنی حقیقت کے مطابق عیاں ھو جائے۔

(۲) فقہ کی تعریف

الفقه: معرفة دقائق العلم مع نوع علاج..

ترجمہ: یعنی علم کی باریکیوں کو مختلف مشقوں سے جاننے کا نام فقہ ہے

حضرت سیدنا امام اعظم رحمته الله علیه نے فقہ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

الفقه: معرفة النفس مالھا وما علیھا

ترجمہ: یعنی نفس کا اپنے نفع و نقصان کو پہچاننے کا نام فقہ ہے۔

نیز فرمایا: تحصیل علم کا مقصد تو اس پر عمل کرنا ہے اور عمل دنیا کو آخرت کے لیے ترک کر دینے کا نام ہے... پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ سے بے خبر نا رہے اور وہ چیزیں جو اسے دنیا و آخرت میں نفع یا

نقصان دے سکتی ہیں ان کے معاملہ میں ذرہ بھر غفلت نہ کرے پس جو چیزیں اسے دنیا وآخرت میں فائدہ دے سکتی ہیں ان کو اپنائے اور جو چیزیں اسے دنیا وآخرت میں نقصان دے سکتی ہیں ان سے اجتناب کرے کیونکہ یہ نہ ہو کہ یہ علم ہی اس پر بروز قیامت حجت بن جائے اور اس سبب سے اس پر عذاب میں اور زیادتی ہو جائے۔

(نَعُوْذُ بِاللّٰہ مِنْ سُخْطِہِ وَعِقَابِہِ)

(ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے غضب اور اس کی پکڑ سے پناہ طلب کرتے ہیں)(راہ علم ص ۱۶)

معزز قارئین کرام! امام برہان دین ابراہیم زرنوجی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پس ایک مسلمان پر ان علوم کا جاننا بہت ضروری ہے جن کی ضرورت اس کو اپنی زندگی میں پڑتی ھے۔ علم کی عظمت اور اس کا شرف کسی پر بھی مخفی نہیں کیونکہ علم ایک ایسی صفت ھے جو انسان کے ساتھ خاص ھے اور علم کے علاوہ دوسری خصلتیں مثلاً جرأت، شجاعت، سخاوت، قوت اور شفقت وغیرہ انسان و حیوان دونوں میں پائی جاتی ہیں اور علم ہی وہ صفت ہے جس کے سبب اللہ (عزوجل) نے حضرت سیدنا آدم (صلی اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام) کو تمام فرشتوں پر فضیلت بخشی اور ملائکہ کو آپ (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ تعظیمی کرنے کا حکم دیا۔ علم کو اس وجہ سے شرافت وعظمت حاصل ہے کہ علم تقوی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اور تقوی کی وجہ سے بندہ اللہ عزوجل کے حضور بزرگی اور ابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت کو کسی نے حضرت سیدنا امام محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے ان اشعار میں بیان کیا۔

تعلم فان العلم زین لاھلہ
وفضل وعنوان لکل المحامد
وکن مستفیدا کل یوم زیادۃ
من العلم واسبح فی بحور الفوائد

تفقه فان الفقه افضل قائد

الی البر والتقوی واعدل قاصد

هو العلم الهادی الی سنن الهدی

هو الحصن ینجی من جمیع الشدائد

فان فقیها واحدا متورعا

اشد علی الشیطان من الف عابد

ترجمہ:

(۱)۔۔۔علم حاصل کرو کیوں کہ علم اہل علم کے لئے زینت ہے اور علم اس کے لئے فضیلت اور اس بات پر دلیل ہے کہ اہل علم خصال و محمودہ کا مالک ہے۔۔

(۲)۔۔۔ہر روز علم سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرو اور فوائد کے سمندروں میں تیرتے رہو۔۔

(۳)۔۔۔اور فقہ حاصل کرو کیوں کہ فقہ ہی نیکی اور تقوی کی راہ دکھانے والا سب سے بہترین رہنما اور یہی قریب ترین راستہ ہے۔۔

(۴)۔۔۔یہی وہ علم ہے کہ جو رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا ہے۔یہ وہ قلعہ ہے جو تمام مصائب سے نجات دیتا ہے۔

(۵)۔۔۔بے شک ایک پرہیز گار فقیہ، شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

(راہ علم ص ۱۲ تا ۱۳)

✪ حضرت سیدنا شیخ امام قوام الدین حماد بن ابراہیم بن اسماعیل صفار انصاری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے منقول یہ ارشاد فرمایا:

جس نے آخرت کے لیے علم حاصل کیا اس نے فضل یعنی ہدایت کو پالیا۔(راہ علم ص ۱۹)

✪ حضرت سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

عظموا عمائمکم ووسعوا اکمامکم

ترجمہ: یعنی: اپنے عماموں کو بڑا اور آستینوں کو وسیع کرو۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ:

"کوئی شخص علم اور اہل علم کو حقیر نہ جانے" (راہ علم ص ۲۱)

معزز قارئین کرام! معلوم ہوا کہ علم دین حاصل کرنے کے بہت فوائد اور فضائل ہیں اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم علم دین حاصل کریں اور نیک اعمال کریں تاکہ ہماری آخرت درست ہو جائے۔ اب ہم سب سے پہلے قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کی روشنی میں علم دین کی فضیلت کے متعلق پڑھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں!

(2) علم دین کی فضیلت

(۱) علم دین کی فضیلت پر فرامین باری تعالٰی جل جلالہ

❁.. اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

شھد اللّٰہ انہ لآ اِلٰہ الّا ھو والملٰٓئِکۃ واولوا العلم قآئما بالقسط.

﴿پ ۳، ال عمران: ۱۸﴾

ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔

❁.. یرفع اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت

﴿پ ۲۸، المجادلۃ: ۱۱﴾

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

۞ ..قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

﴿پ ۲۳، الزمر:۹﴾

ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

۞ ..اِنما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

﴿پ ۲۲، فاطر:۲۸﴾

ترجمہ: اللّٰہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

۞ ..بل ھو اٰیٰت بینٰت فی صدور الذین اوتوا العلم

﴿پ ۲۱، العنکبوت:۴۹﴾

ترجمہ: بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان آیات مبارکہ کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے علم دین کی فضیلت ارشاد فرمائی۔ لیکن آپ کے سامنے صرف پانچ آیات مبارکہ سامنے رکھیں۔

(۲) علم کی فضیلت پر فرامین مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

۞ .. حضرت سیدنا انس رضی اللّٰہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (و عورت) پر فرض ہے.

(شعب الایمان، باب فی طلب العلم، الحدیث ۱۶۶۵، ج ۲، ص ۲۵۴)

نوٹ:

معزز قارئین کرام! ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، (یہاں) علم سے بقدر ضرورت شرعی مسائل مراد ہے لہذا روزے نماز کے مسائل ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے پر عین فرض ہے لیکن دین کا پورا عالم بننا فرض کفایہ کہ اگر شہر میں ایک نے ادا کر دیا تو

سب بری ہو گئے۔ (مراۃ المناجیح، ج ا، ص ۲۰۲)

۞.. حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔
(صحیح البخاری، الحدیث: ۴۳)

۞.. حضرت سیدنا زیاد بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے کہ: جو شخص طلب علم میں رہتا ہے اللہ تعالی اس کے رزق کا ضامن ہے۔
(تاریخ بغداد، ۳/۳۹۷، رقم: ۱۵۳۵،)

۞.. حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاھل کے لیے دو گناہ، عالم پر صرف گناہ کرنے کا اور جاھل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا (علم دین) نہ سیکھنے کا۔
(الجامع الصغیر، ص ۲۶۴، حدیث: ۴۳۳۵)

۞.. حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے:
جو شخص طلب علم کے لئے گھر سے نکلا، تو جب تک واپس نہ ہو اللہ عزوجل کی راہ میں ہے۔
(جامع الترمذی، الحدیث: ۲۶۵۶)

۞.. حضرت سیدنا سخبرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کا فرمان مغفرت نشان ہے:
جو شخص علم طلب کرتا ہے تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔
(جامعہ الترمذی، الحدیث: ۲۶۵۷)

۞.. حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:
جو علم دین حاصل کریگا اللہ عزوجل اس کی مشکلات کو آسان فرما دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا

فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔

﴿جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ۲۱۳، ص ۸۰﴾

۞.. تاجدار رسالت، ماہ نبوت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے علم کو عبادت اور شہادت سے افضل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت میرے ادنیٰ صحابی پر۔

﴿سنن الترمذي، الحدیث: ۲۶۹۳﴾

۞.. حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی تمام ستاروں پر۔

﴿سنن ابي داود، الحدیث: ۳۶۴۱﴾

۞.. حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء، علماء اور شہدا۔

﴿سنن ابن ماجہ، الحدیث: ۴۳۱۳﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مذکورہ احادیث کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن میں حضور علیہ السلام نے علم کی فضیلت ارشاد فرمائی۔ لیکن آپ کے سامنے صرف 11 احادیث مبارکہ سامنے رکھیں۔

۳) علم دین کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین رحمہم اللہ

۞.. حضرت سیدنا ابو اسود رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

علم سے بڑھ کر عزت والی شے کوئی نہیں۔ بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ علماء بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں۔

﴿الحث علی طلب العلم لابی ھلال العسکری، ص ۵۳﴾

۞.. حضرت سیدنا حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علماء کی سیاہی کا شہدا کے خون سے وزن کیا جائے گا تو علماء کی سیاہی شہدا کے خون سے بھاری ہوگی۔

﴿العلل المتناهية لابن الجوزی، الحدیث:۸۵، ج۱، ص۸۱﴾

❁.. حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا:

علم کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس کی طرف یہ منسوب ہو خواہ چھوٹی سی بات میں، تو وہ خوش ہوتا ہے اور جس سے اسے اٹھالیا جاتا ہے وہ رنجیدہ ہوتا ہے۔

﴿المرجع السابق، الحدیث:۲۴۷، ص۸۳، بتغیر﴾

❁.. حضرت سیدنا احنف رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:

جلد ہی علماء مالک بن جائیں گے اور ہر اس عزت کا انجام کار ذلت ہوتا ہے جسے علم سے مضبوط نہ کیا جائے۔

﴿عیون الاخبار للدینوری، کتاب العلم والبیان، ج۲، ص۱۳۷﴾

معزز قارئین کرام! معلوم ہوا کہ علم دین کی بہت فضیلت ہے۔ اب ہم علم دین حاصل کرنے کی فضیلت کے متعلق پڑھیں گے ملاحظہ فرمائیں!

(3) علم دین حاصل کرنے کی فضیلت

(۱).. حصول علم دین کی فضیلت پر فرامین باری تعالی جَلَّ جَلَالُہٗ

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے:

❁..فلولا نفر من کل فِرقة منهم طآئِفه لیتفقهوا فی الدین

﴿پ۱۰، التوبہ:۱۲۲﴾

ترجمہ: تو کیوں نہ ہوا کہ ہر جماعت میں ایک جماعت سے دین کو سمجھیں۔

❁..فسَلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

﴿پ۱۴، النحل:۴۳﴾

ترجمہ: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

الحمد اللہ! اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں علم دین حاصل کرنے والے فضیلت سے متعلق ارشاد فرمایا۔ اب آپ بخوبی جانتے ہیں کہ علم دین حاصل کرنے والے کی کیا ہی فضیلت ہے۔

ان شاء اللہ عزوجل ہم آگے بھی یہ پڑھیں گے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے علم دین حاصل کرنے والے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ ملاحظہ ہوں:

(۲) حصول علم دین کی فضیلت پر فرامین مصطفی ﷺ

۞.. حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

جو علم کی طلب میں کسی راستے پر چلے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے راستے پر چلا دے گا۔

﴿المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۱۷۷۴﴾

۞.. تاجدار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک ملائکہ طالب علم کے کام سے راضی ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

﴿شعب الایمان للبیقھی، الحدیث: ۱۶۹۶﴾

۞.. حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴿سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، الحدیث: ۲۲۴﴾

۞.. حضور نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اس کے لیے دنیا و مافیہا {یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے} سے بہتر ہے۔

﴿روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء لابن حبان، ذکر الحث علی لزوم العلم والمداومۃ علی طالبہ، ص ۴۰، مفھوماً﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے احادیث کی روشنی میں پڑھا کہ علم دین حاصل کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ ہمیں علم دین حاصل کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی علم دین حاصل کرنے کی دعوت دینی

چاہیے۔کیونکہ نیکی کی دعوت دینا بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کی بات ہے۔کیونکہ ہمارے بزرگان دین رحمھم اللہ بھی علم دین حاصل کرنے کا بہت جذبات اور شوق رکھتے تھے.....

(۳) حصول علم دین کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین

❁.. حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

علم طلب کرتے وقت میری اتنی عزت نہیں تھی لیکن جب علم سیکھانے لگا تو لوگوں میں عزت ہونے لگی۔

﴿عیون الاخبار للدینوری، کتاب العلم والبیان، ج ۲، ص ۱۳۷۔﴾

❁.. حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

مجھے اس شخص پر حیرت ہوتی ھے جو علم حاصل نہیں کرتا وہ عزت کی خواہش کیسے کرتا ہے۔

﴿المجالسة و جواهر العلم، الحديث: ۳۰۷، الجزاء الثاني، ج ۱، ص ۱۶۳۔﴾

❁.. حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

علم کی طلب نفل نماز سے افضل ہے۔

﴿مسند الشافعی، کتاب الصداق والایلاء، ص ۲۴۹﴾

❁.. حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

جو یہ سمجھے کہ صبح کے وقت علم کی طلب میں جانا جہاد نہیں اس کی رائے اور عقل ناقص ہے۔

﴿جامع بیان العلم وفضله، باب تفضیل العلماء علی الشهداء، الحدیث: ۱۴۳، ص ۴۹﴾

معزز قارئین کرام! دیکھا آپ نے علم دین حاصل کرنے کی کتنی فضیلت ہے۔تو پھر کیوں نہ ہم بھی علم دین حاصل کریں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں تاکہ ہماری آخرت سنور جائے۔

اب ہم علم دین سکھانے کی فضیلت کے متعلق پڑھیں گے۔ملاحظہ فرمائیں!

(4) علم دین سکھانے کے فضائل

(۱).. علم دین سکھانے کی فضیلت پر فرامین باری تعالیٰ جل جلالہ

اللہ تعالی قرآن مجید میں علم دین سکھانے کی فضیلت بیان فرماتا ہے:

۞..واذ اَخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننّہ للناس ولا تکتمونہ

(پ۴،ال عمران:۱۸۷)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا۔

۞..ومن احسن قولا مِّمَّن دعا الی اللّٰہ وعمل صالحا۔

(پ۲۴،حم السجدۃ:۳۳)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے۔

۞..ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔

(پ۱۴،النحل:۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔

۞..ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ*

(پ۱،البقرۃ:۱۲۹)

ترجمہ: اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے۔

الحمدللہ! اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں علم دین سکھانے کی فضیلت سے متعلق ارشاد فرمایا۔ اب آپ بخوبی جانتے ہیں کہ علم دین حاصل کرنے کے بعد علم دین سکھانے کی کتنی فضیلت ہے۔اب ہم پڑھیں گے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے علم دین سکھانے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ ملاحظہ فرمائیں:

(۲) علم دین سکھانے کی فضیلت پر فرامین مصطفی ﷺ

۞ .. مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے علم کا ایک باب اس لئے سیکھا کے لوگوں کو سکھائے گا تو اسے 70 صدیقین کا ثواب دیا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، الحدیث:۱۱۹)

۞ .. شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب قیامت کے دن اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ عابدوں اور مجاہدوں سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو علماء عرض کریں گے: ہمارے علم کے طفیل وہ عابد و مجاہد بنے (وہ جنت میں گئے اور ہم رہ گئے)؟ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: تم میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہو، تم شفاعت کرو، تمھاری شفاعت قبول ہوگی۔ چنانچہ وہ شفاعت کریں گے پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب العلم، الباب الاول، ج۱، ص۱۶۲)

۞ .. پیارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علم و حکمت کی بات بہترین ہدیہ و تحفہ ہے جسے سن کر تو یاد کرلے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے تو یہ ایک سال کی عبادت کے برابر ہے۔

(الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، الجزء العاشر، الحدیث:۱۳۸۶، ص۴۸۷)

(جامع بیان العلم وفضلہ، باب تفضیل العلم علی العبادۃ، الحدیث:۸۷، ص۳۶)

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل بڑا جواد (سب سے زیادہ نوازنے والا) ہے اور میں سب آدمیوں میں بڑا سخی ہوں اور میرے بعد ان میں بڑا سخی وہ ہے جس نے کوئی علم سیکھا پھر اس کو پھیلا دیا۔

(شعب الایمان باب فی نشر العلم، ج۲، ص۲۸۱، الحدیث:۱۷۶۷)

۞ .. اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان اپنے بھائی کو اس سے زیادہ افضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچی تو وہ اپنے بھائی

کو پہنچادے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم وحافظہ ومبلغہ، الحدیث:۱۸۵، ص ۶۲)

الحمدللہ ہم نے احادیث کی روشنی میں پڑھا کے علم سکھانے والے کی بہت فضیلت ہے۔ ہمیں بھی علم دین حاصل کرنے کے بعد علم دین پھیلانا یعنی سکھانا چاہیے۔

(۳) علم دین سکھانے کی فضیلت پر اقوال بزرگان دین

۞.. حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما نے فرمایا:

لوگوں کو علم دین سکھانے والے کے لئے ہر چیز حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں۔

(سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم والعالم، الحدیث:۳۴۳، ج۱، ص۱۱۱)

۞.. منقول ہے کہ علماء زمانوں کے چراغ ہیں اور ہر حال میں اپنے زمانے کا چراغ ہے جس سے اس کے اہل زمانہ علم کی روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(التذکرۃ فی الوعظ، فضل العلم والعلماء، ص۵۶)

۞.. حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا:

اگر علماء نہ ہوتے تو لوگ چوپایوں کی مثل ہوتے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، باب آفۃ العلم وغائلتہ۔۔۔الخ، الحدیث:۴۸۸، ص۱۵۲)

مطلب یہ کہ علماء لوگوں کو علم سکھا کر حیوانیت سے نکال کر انسانیت میں داخل کرتے ہیں۔

۞.. حضرت سیدنا عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

بے شک اس علم کی قیمت ہے۔ پوچھا گیا: اس کی قیمت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اسے اس شخص کو پہنچاؤ جو اسے اچھی طرح یاد رکھے اور ضائع نہ کرے۔

(الکامل فی صفعاء الرجال لابن عدی، عکرمۃ مولی ابن عباس:۱۴۱۱، ج۶، ص۴۷۶)

معزز قارئین کرام! دیکھا آپ نے علم دین سکھانے کی کتنی فضیلت ہے۔ تو ہمیں بھی علم دین حاصل کرنے کے بعد علم دین پھیلانا یعنی سکھانا چاہیے۔ اب ہم بزرگان دین کا شوق علم دین پڑھیں گے یعنی

ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ علم دین کا کتنا شوق رکھتے تھے۔ پیارے بہن بھائیوں! راہ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دشواریاں منزل تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ ہمارے بزرگان دین رحمھم اللہ المبین بڑے ذوق و شوق اور لگن کے ساتھ علم دین حاصل کیا کرتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(5) بزرگان دین کا شوق علم دین

(ا) بزرگان دین کا شوق علم دین

❁.. حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کا شوق علم دین:

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے مدینۃ المنورہ سے مصر کا سفر محض اس لیے اختیار کیا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک حدیث سنیں چنانچہ یہ وہاں پہنچے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ نے استقبال کیا تو فرمانے لگے: میں ایک حدیث کے لئے آیا ہوں، جس کے سننے میں اب تمہارے سوا کوئی باقی نہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث سنائی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کسی نے مومن کی ایک برائی چھپائی ی، قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ یہ

حدیث سنتے ہی اپنے اونٹ کی طرف بڑھے اور ایک لمحہ ٹھہرے بغیر مدینے واپس چلے گئے۔

(المسند للامام احمد، باب حدیث عقبہ بن عامر، الحدیث: ۱۷۳۹۶، ج ۶، ص ۱۳۷ دار الفکر بیروت)

❁ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم دین:

ایک دن کسی علمی مجلس میں حدیث پاک کی مشہور کتاب مسلم شریف کے مؤلف امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے کسی حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے گھر آکر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کر دی۔ قریب ہی کھجوروں کا ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔ آپ حدیث کی تلاش کے دوران ایک

ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے۔ دوران مطالعہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی جانب آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا۔ غیر ارادی طور پر اتنی زیادہ کھجوریں کھا لینے کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے اور اسی مرض میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

(تہذیب التہذیب، ج۸، ص۱۵۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

❁ امام محمد شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کا شوق علم دین:

امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ تعالی ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فن سے اکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعے میں لگ جاتے تھے یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو پانی کے چھینٹے دے کر نیند کو دور کر فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہذا ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔

آپ کو مطالعہ کا اتنا شوق تھا کہ رات کے تین حصے کر کے ایک حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے والد کی میراث میں سے تیس ہزار درہم ملے تھے ان میں سے 15 ہزار میں نے علم نحو، شعر و ادب اور لغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کیا اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ کی تکمیل پر۔ (شوق علم دین: 21)

❁ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شوق علم دین

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے شوق مطالعہ اور ذہانت کا بچپن ہی میں یہ عالم تھا کہ استاذ سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاذ سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خود مطالعہ کرتے اور یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔

(شوق علم دین//حیات اعلی حضرت، ج۱، ص۷۰، ۲۱۳ مطبوعہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی)

❁ .. محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا شوق علم دین

محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو مطالعہ کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نماز باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیتے ہیں جب آپ منظر اسلام بریلی شریف میں زیر تعلیم تھے تو ساتھی طلباء کے سو جانے کے بعد بھی محلہ سوداگران میں لگی لائٹین کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔

(شوق علم دین // سیرت صدر الشریعہ، ص ۲۰۱، مطبوعہ مکتبہ اعلی حضرت لاہور)

ہم نے بزرگان دین کا شوق علم دین پڑھا کہ کتنا بزرگان دین میں علم دین حاصل کرنے کا شوق و جذبہ ہوتا تھا۔ اس لئے ہمیں اپنے اندر یہی جذبہ و شوق پیدا کرنا ہے۔ اور علم دین حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ آج کے پر فتن دور میں عام عوام کو علماء کی بہت ضرورت ہے۔ ہر طرف گمراہیت پھیل رہی ہے۔ اسلئے علم دین حاصل کریں پھر علم دین پھیلائیں۔ اب ہم علم دین کے متعلق کچھ ضروری معلومات کے متعلق پڑھیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں!

(6) علم دین کے متعلق ضروری معلومات

(۱) حصول دنیا کے لئے علم دین حاصل کرنا کیسا؟

❁.. اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رضائے الٰہی عزوجل کے لیے حاصل کیا جانے والا علم دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

(سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر اللہ، الحدیث: ۳۶۶۴، ص ۱۴۹۳)

❁.. تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جس نے علماء سے مقابلہ کرنے بیوقوفوں سے جھگڑنے یا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے علم حاصل کیا اللہ عزوجل اسے جہنم میں ڈال دے گا۔

(جامع ترمذی، ابواب العلم، باب فیمن بطلب بعلمہ الدنیا، الحدیث: ۲۶۵۴، ص ۱۹۱۹)

۞ .. سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جس نے علماء کے سامنے فخر کرنے، جاہلوں سے جھگڑنے یا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے علم حاصل کیا اللہ عزوجل اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب طھارۃ، باب الانتفاع بلعلم والعمل۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۶۰، ص ۲۴۹۳)

۞ .. رسول بے مثال بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جس نے بیوقوفوں کے ساتھ جھگڑنے علماء پر فخر کرنے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے علم حاصل کیا، وہ جہنمی ھے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۵۳، ص ۲۳۹۳)

۞ .. حسن اخلاق کے پیکر نبیوں کے تاجور محبوب رب اکبر عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جس نے لوگوں کے دلوں کو اپنے جال میں پھسانے کے لیے عمدہ گفتگو سیکھی، اللہ عزوجل قیامت کے دن نہ اس کی فرض عبادت قبول فرمائے گا اور نا ہی نفل۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی التشدق فی الکلام، الحدیث: ۵۰۰۶، ص ۱۵۸۹)

(۲) علم چھپانا کیسا؟

۞ .. حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور محبوب رب اکبر عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے اسے چھپایا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائے گا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ، الحدیث: ۲۶۴، ص ۲۴۹۳)

۞ .. اللہ کے محبوب، دانائے غیوب عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر

اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث:۶۸۹، ج۱، ص۲۷۴)

❁ ..رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: جس نے علم چھپایا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائے گا۔

(المستدرک، کتاب العلم، الحدیث:۳۵۲، ج۱، ص۲۹۷)

❁ ..اللہ کے محبوب دانائے غیوب عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جب اس امت کے لوگ اگلوں پر لعنت کرنے لگیں اس وقت جو ایک حدیث چھپائے گا گویا اس نے اللہ عزوجل کا نازل کردہ حکم چھپایا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ، الحدیث:۲۶۳، ص۲۴۹۳)

❁ ..سید المبلغین، رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

جو شخص کسی علم کو زبانی یاد کرے اور پھر اسے لوگوں سے چھپائے تو وہ قیامت کے دن آگ کی لگام پہن کر آئے گا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ، الحدیث:۲۶۱، ص۲۴۹۳)

معزز قارئین کرام! ملعوم ہوا کہ علم دین پڑھنے و پڑھانے کے بہت فضائل و فوائد ہیں جو کہ ہم نے قرآن حدیث اور اقوال بزرگان دین کی روشنی میں ثابت کر دیا۔ اس لئے ہمیں علم دین سیکھنا چاہیے اگر درس نظامی مکمل نہیں کر سکتے تو کم از کم فرض علوم تو سیکھیں تاکہ ہماری نماز اور دیگر شرعی مسائل درست ہو جائیں۔ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ ہم سب کو علم دین سیکھنے اور سیکھ کر سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فصل نمبر: 2

(۱) اقوال بزرگان دین

❁ حضرت سیدنا امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جسے غصہ دلایا جائے اور اسے غصہ نا آئے تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کیا جائے اور وہ راضی نا ہو تو وہ شیطان ہے۔ لہذا آدمی نا گدھا بنے نا شیطان بلکہ خود کو اپنے بھائی کی طرف نائب بن کر راضی کرے اور خود کو شیطان بننے سے بچائے۔ (احیاء العلوم)

❁ حضرت سیدنا احنف بن قیس رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوست کے حق میں سے ہے کہ تو اسکی طرف سے تین باتوں کو برداشت کرے۔

(۱) غصے کو

(۲) ناز و نخرے کو

(۳) بدکلامی کو

(احیاء العلوم)

❁ ایک بزرگ فرماتے ہیں:

میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی اسی لیے کہ اگر اچھے شخص نے مجھے گالی دی تو ایسے شخص کو معاف کرنے کا میں زیادہ حق دار ہوں اور اگر کسی کمینے شخص نے گالی دی تو میں اپنی عزت و آبرو کو اسکا نشانہ نہیں بناتا۔ (احیاء العلوم)

❁ منقول ہے: اپنے دوست کی جو بات اچھی لگے اسے لے لو اور جو اس میں برائی ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ زندگی اس قدر نہیں کہ دوسروں کی باتوں پر دوست کو ملامت کرو۔ (احیاء العلوم)

❁ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب تمہارا بھائی کوئی عذر پیش کرے چاہے سچا ہو یا جھوٹا عذر قبول کرو۔ (احیاء العلوم)

❁ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوست کے لیے اسکی زندگی اور اسکے مرنے کے بعد بھی دعا کرے۔ دوست کے لیے اسکی زندگی اور اسکے مرنے کے بعد ہر اس چیز کی دعا کرے جو اتنے لیے پسند کرتا ہے اور اسکے اہل و عیال اور متعلقین کے لیے بھی دعا کرے۔ نیز اس کے لیے ایسے ہی دعا کرے جس طرح اپنے لئے کرتا ہے اور اپنے اور اسکے درمیان دعا میں فرق نا رکھے کیونکہ اسکے لیے دعا کرنا حقیقتاً اپنے لیے دعا کرنا ہے۔ (احیاء العلوم)

❁ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عام لوگوں کی مجلس اختیار نا کرو اور اگر کرنی پڑ جائے تو اس کے آداب کا خیال رکھو:

(۱)... ان کی باتوں میں غور و فکر نا کرو۔

(۲)... لایعنی اور فضول گفتگو کی طرف توجہ نا کرو۔

(۳)... ان کے برے الفاظ سے غافل رہو۔

(۴)... حاجت کے باوجود ان سے ملاقات کم رکھو۔ (احیاء العلوم)

❁ حضرت سیدنا لقمان رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے اس سے عرض کی: اے والد محترم! انسان کی کونسی خصلت اچھی ھے؟ فرمایا: دین۔ پھر پوچھا: اگر دو ہوں؟ فرمایا: دین اور مال۔ پھر پوچھا: اگر تین ہوں تو؟ فرمایا: دین، مال اور حیا۔ پھر پوچھا: اگر چار ہوں تو؟ فرمایا: دین، مال، حیا اور حسن اخلاق۔ پھر پوچھا: اگر پانچ ہوں تو؟ فرمایا: دین، مال، حسن اخلاق، حیا اور سخاوت۔ پھر پوچھا: اگر چھ ہوں تو؟ فرمایا: اے بیٹے! جب کسی میں یہ پانچ خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ کامل متقی، اللہ جل جلالہ کا ولی اور شیطان سے بَری ہے۔

❁ حضرت سیدنا حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس انسان کا اخلاق برا ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپکو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

❁ حضرت سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

انسان اپنے حسن اخلاق کے سبب جنت کے اعلی درجات پالیتا ہے۔ حالانکہ وہ کوئی عبادت گزار نہیں ھوتا اور انسان اپنے برے اخلاق کے سبب جہنم کے نچلے طبقے تک پہنچ جاتا ہے باوجود یہ کہ عبادت گزار ہوتا ہے۔

✪ حضرت سیدنا یحیٰ بن مُعاذ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حسن اخلاق رزق کا خزانہ ہے۔

✪ حضرت سیدنا وہ ؒب بن مُنَبِّہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بداخلاق انسان کی مثال اس ٹوٹے ہوئے گھڑے کی طرح ہے جو قابل استعمال نہیں رہتا۔

✪ حضرت سیدنا فُضَی ؒل بن عِیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر کوئی اچھے اخلاق والا فاسق میرا رفیق سفر ہو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی بداخلاق عابد میرا رفیق سفر ہو۔

✪ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چار خصلتیں انسان کو اعلی مراتب تک لے جاتی ہیں اگرچہ وہ علم اور عمل میں کم ہو۔ (۱) بردباری

(۲) تواضع

(۳) سخاوت

(۴) حسن اخلاق اور حسن اخلاق ایمان کامل ہے۔

✪ حضرت سیدنا ابوبکر کَتَّانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تصوف حسن اخلاق کا نام ہے۔ تو جو انسان تمہارے حسن اخلاق میں زیادتی کا باعث ہے گویا اسنے تمہارے اندر تصوف کو بڑھایا ہے۔

✪ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لوگوں سے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اور اعمال میں ان سے الگ رہو۔

۞ حضرت سیدنا یحییٰ بن مُعاذ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بداخلاقی ایک ایسی آفت ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نیکیوں کی کثرت بھی فائدہ مند نہیں ہوتی۔ اور حسن اخلاق ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے بہت سی برائیاں بھی باعث نقصان نہیں ہوتیں۔

۞ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: عزت کیا ہے؟ فرمایا:

عزت وہ ہے جسے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے کتاب میں بیان فرمایا ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

۞ حضرت سیدنا عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے بھی بلند مراتب پائے ہیں اس نے حسن اخلاق ہی کی بدولت پائے۔ اور حسن اخلاق کا کمال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ خاص ہے۔ مخلوق میں سے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو سن اخلاق میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طریقے پر چلتے ہیں۔

۞ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جس سے ہو سکے وہ روئے اور اگر رونا نا آئے تو رونے جیسی شکل بنالے۔

۞ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے خوف خدا سے میرا ایک آنسو بہانا میرے نزدیک ایک پہاڑ سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۞ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔

۞ کسی نے لقمان حکیم رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا:

آپ نے ادب کہاں سے سیکھا؟ فرمایا:

بے ادبوں سے..... پوچھا کس طرح؟ فرمایا: جن کاموں سے بے ادب لوگوں کے سامنے زلیل ہوتے ہیں..... میں ان سے دور رہتا ہوں۔

۞ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اس کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے۔

۞ اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لئے جمع ہو جائے تو تجھے لوگوں سے اپنی امیدیں ختم کر دینی چاہیں۔ انبیاء کرام، صدیقین امیدیں منقطع کر کے ہی اعلی مقام تک پہنچے۔ دنیا کے لیے اپنے آپ کو تکلیف میں نا ڈال۔

۞ اہل علم کی مجلس کو اپنے لئے لازم کر لے اور تو ان کے ساتھ وابسطہ ہو جا، تو ان کے ساتھ بحث و مباحثہ نا کر، ورنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر، تو اہل علم کو پریشان نا کر کہ کہیں وہ تجھے (علم سے محروم کر کے) رنجیدہ نا کر دیں۔

۞ کسی نے لقمان حکیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟

فرمایا: جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

۞ میں پوری زندگی دو بندوں کو تلاش کرنے پر بھی تلاش نا کر سکا:

ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالی کے نام پے دیا اور غریب ہو گیا ہو۔

دوسرا وہ جس نے ظلم کیا ہو اور اللہ تعالی کی پکڑ سے بچ گیا ہو۔

۞ انسان کو جتنا لگاؤ رزق سے ہے اگر اتنا لگاؤ رزق دینے والے سے ہوتا تو اس کا مقام فرشتوں سے بڑھ جاتا..

۞ شیخ سعدی سے کسی نے پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا:

اللہ تعالی کی نعمتیں کھا کھا کر دانت ٹوٹ گئے ہیں مگر زبان اس کی ناشکری سے باز نہیں آتی۔۔۔

۞ اگر تم اللہ کی عبادت نہیں کر سکتے تو گناہ کرنا چھوڑ دو۔۔

۞ علمائے کرام فرماتے ہیں:

جس کو سلب ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

۞ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا:

بحمد للہ اگر قلب (دل) کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہو گا لا الٰہ الا اللہ دوسرے پر لکھا ہو گا محمد رسول اللہ۔

۞ انسان محض بڑی بڑی باتوں کو سمجھ لینے سے بڑا نہیں بنتا بلکہ اس کی عظمت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو سمجھنے لگتا ہے۔

۞ عزت کمانا چاہتے ہو تو جتنا تمہارے پاس ہے اس سے کم دکھاوا کرو اور جتنا علم رکھتے ہو اتنا کم بولو

۞ شکست کھانا بری بات نہیں شکست کھا کر ہمت ہار جانا بری بات ہے۔

۞ اس رب سے ڈرو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بولو تو وہ سنتا ہے اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

۞ اس سے پہلے کے لوگ تم کو بدل دے خود کو بدلو۔

۞ جس پر احسان کرو اس کے شر سے بچو۔

۞ لمبی امیدیں نیکی و اطاعت کی راہ میں رکاوٹ ہیں نیز ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں۔ لمبی امیدوں میں مبتلا ہو جانا ایک لاعلاج مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے امراض میں مبتلا کرتا ہے۔

۞ عالم زاہد نا ہو تو وہ اپنے زمانے والوں کے لئے عذاب و فتنہ ہوتا ہے۔

۞ جب کوئی عالم اس بات کو پسند کرے کہ اس کی علم کے ساتھ شہرت ہو تو وہ ابلیس سے بھی برا ہے۔

۞ جس انسان پر اس کا نفس غالب آجاتا ہے وہ شہوات کا قیدی ہو جاتا ہے اور بیہودگی کا تابع بن

جاتا ہے، اس کا دل تمام فوائد سے محروم ہوجاتا ہے، جس کسی نے بھی اپنے اعضاء کی زمین کو شہوات سے سیراب کیا اس نے اپنے دل میں ندامت کی کاشت کی۔ اللہ تعالی نے مخلوق کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے:

(۱)... فرشتوں کو پیدا فرمایا، ان میں عقل رکھی مگر انہیں شہوت سے پاک و منزّہ رکھا۔

(۲)... جانوروں کو پیدا کیا، ان میں شہوت رکھی مگر عقل سے عاری کر دیا۔

(۳)... انسان کو پیدا کیا، ان میں عقل اور شہوت دونوں ودیعت فرمائے.....

اب جس انسان کی عقل پر اس کی شہوت غالب آجاتی ہے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے اور جس مسلمان کی شہوت پر اس کی عقل غالب آجاتی وہ فرشتوں سے بھی بہتر ہے۔

- خواہش نفس اندھے پن کی شریک ہوتی ہے۔
- توفیق یہ ہے کہ حیرت کے وقت بندہ ٹھہر جائے۔
- غم کو دور کرنے والی سب سے بہتر شے یقین ہے۔
- جھوٹ کا انجام مذمت ہے۔۔
- سچائی میں سلامتی ہے۔
- اجنبی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔
- دوست وہ ہے جو عدم موجودگی میں بھی دوستی کی تصدیق کرے۔
- بدگمانی دوست سے دور کر دیتی ہے۔
- کسی کی عزت کرنا کتنی بہترین عادت ہے۔
- حیا ہر اچھے و نیک کام کا سبب ہے۔
- سب سے مضبوط کے سبب جس سے تم اپنے نفس پر قابو پا سکو وہ تعلق ہے جو تمہارے اور اللہ عزّوجلّ کے درمیان ہے۔

۞ دنیا میں تمہارا حصہ اسی قدر ہے جو تمہاری آخرت کے لئے بہتر ہو۔

۞ بزرگان دین صدقہ کرنا چاہتے تو غور و فکر کرتے اگر اللہ عزّوجلّ کی رضا نظر آتی تو صدقہ کر دیتے۔(اس لئے ھمیں بھی غور و فکر کرنی چاہیے)

۞ جب کسی بات کا ارادہ کرو تو اللہ عزّوجلّ سے ڈرو۔

۞ تقوی سب سے مضبوط رسی ہے۔

۞ قیامت کے دن وہ عالم سب سے زیادہ بدبخت ہوگا جس کے علم پر لوگ عمل کریں اور خود عمل نا کرے۔

۞ دنیا کو جسم کے خاطر اختیار کرو اور آخرت کو دل کے لیے۔

۞ پہلی عبادت خلوت اور طلب علم ہے اس کے بعد عمل اور آخرت میں اس کی اشاعت کرنا۔

۞ جو شخص اللہ کے دوست کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے۔

۞ اگر دنیا کی نعمت تکلیف کی آمیزش کے بغیر ہوتی تو پھر دنیا ہی جنت ہوتی۔

۞ اپنی خواہشات کو دل میں مار ڈالو اور دلوں کو ان میں نہ مرنے دو۔

۞ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شان پر غور کرے اس کا تکبر ختم ہو جاتا ہے۔

۞ سچے دل سے توبہ انسان کو پارس بنا دیتی ہے اس کے ہاتھ میں مٹی سونا بن جاتی ہے۔

۞ جس طرح جسم کی طہارت آسمانی پانی سے ہے اسی طرح باطن کی پاکیزگی اشک ندامت کے پانی سے ہے۔

۞ کسی کو کم تر تصور نہ کرو خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو سکتا ہے وہ تائب ہو کر مقبول خدا بن جائے۔

۞ ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ گفتار، کردار اور رفتار میں پیغمبر کا پیرو ہو۔

۞ عالم وہی ہے جو عامل ہے ورنہ پھر وہ جاھل ہے۔

۞ فقر اللہ کے نور کا ایک خزانہ ہے۔

۞ فخر اس میں ہے کہ اپنے تھوڑے سے مال پر قانع رہ کر دوسرے کی ملکیت پر نظر مت رکھو۔

۞ بہترین صبر وہ ہے جس میں لوگوں سے شکایت نہیں کی جاتی۔

۞ جب کسی کا وقت نکل جائے تو دوبارہ حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے حالانکہ اس وقت سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۞ منزل کا تعین کرو بغیر منزل کے تھک کر چور ہو جاؤ گے لیکن حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

۞ غیبت کا بہترین کفارہ یہ ہے جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی طلب کرے۔

۞ اپنی آواز کی بجائے دلائل بلند کرو۔

۞ تھوڑی دیر قبرستان جا اور بولنے والوں کو خاموش دیکھ۔

۞ روح کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی مرض نہیں کہ تو خود کو کامل سمجھنے لگے۔

۞ اگر عظمت چاہتے ہو تو دل میں نفرت کے بجائے محبت کو ٹھکانہ کراؤ۔

۞ کسی ولی کی صحبت میں چند لمحے گزارنا سو سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۞ سب سے بڑا بدبخت اور ذلیل ترین انسان وہ ہے جسے حق اور سچ کا پتہ ہو.... لیکن وہ پھر بھی جھوٹ کے ساتھ کھڑا رہے۔

۞ اگر آپ کسی کے ساتھ بھلائی کر سکتے تو برا بھی نا کرو۔

۞ بیوقوف لوگوں کی مجلس میں نا بیٹھو اور نا ہی منافق سے تعلق رکھو۔

۞ دنیا کو بلکل ہی نا چھوڑ دو کہ محتاج ہو جاؤ اور لوگوں پر بوجھ بن جاؤ۔

۞ مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر میرا علم مجھے انسان سے محبت نہیں سکھاتا تو ایک جاہل مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔۔۔

۞ مخلص وہ نہیں جو منہ پر ہو بلکہ مخلص وہ ہے جو پیٹھ پیچھے بھی آپ کا ہی ہو۔

۞ اعتماد ایک چھوٹا سا لفظ ہے، جسے پڑھنے میں سیکنڈ، سوچنے میں منٹ، سمجھنے میں دن مگر ثابت کرنے میں ساری زندگی لگتی ہے۔

۞ علماءِ کرام کی مجالس میں آواز بلند کرنا ناپسندیدہ ہے کیونکہ یہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث ہیں۔

۞ خاموشی عالم کا وقار اور جاہل کا پردہ ہے۔

۞ زیادہ خاموشی عبادت کی چابی ہے۔

۞ کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات کبھی واپس نہیں آتی اس لئے بولنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔

۞ آدمی کے بے عقل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسے جب بھی کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہو تو اسے کھالے۔

۞ علمِ نافع وہ (ہے) جس کے ساتھ فَقاہَت ہو۔

۞ دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے تب تک جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

۞ جیسا سلوک تو مخلوق خدا سے کرے گا ویسا ہی سلوک خدا تیرے ساتھ کرے گا۔

۞ جو شخص کوشش اور عمل میں کوتاہی کرتا ہے پیچھے رہنا اس کا مقدر ہے۔

۞ جو شخص آپ کو نیچا دکھانا چاہتا ہے وہ تسلیم کر رہا ہے کہ آپ اس سے اونچے ہیں۔

۞ جو ہم کرتے ہیں وہ ہمیں کبھی غلط نہیں لگتا ہمیں بس وہی غلط لگتا ہے جو دوسرے کرتے ہیں۔

۞ کسی کا عیب تلاش کرنے والے کی مثال اس مکھی جیسی ہے جو سارا خوبصورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر بیٹھتی ہے۔

۞ جو شخص تمہارا غصہ برداشت کرلے اور ثابت قدم رہے تو وہ تمہارا سچا دوست ہے۔

❁ دوستوں سے بہتر وہ دشمن ہے جو دل میں نفرت تو رکھتا ہے لیکن منافقت نہیں کرتا۔

(۲) دلچسپ حکایات

❁ چار درہم کے بدلے چار دعائیں

منقول ہے کہ ایک شخص بہت شراب کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے ہم نشینوں کو جمع کیا اور غلام کو چار درہم دے کر کہا: اہل محفل کے لیے کچھ پھل خرید لاؤ۔ غلام حضرت سیدنا بن عمار رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس کے قریب سے گزرا تو حضرت سیدنا بن عمار رحمتہ اللہ علیہ اس وقت کسی حاجت مند کے لیے کچھ مانگ رہے تھے۔ اور فرمارہے تھے کہ جو اسے چار درہم دے گا میں اس کے لیے چار دعائیں کروں گا۔ غلام نے چار درہم دے دیے ۔ حضرت سیدنا بن عمار رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم اپنے لیے کیا دعا کروانا چاہتے ہو؟ اس نے ایک عرض کی: میرا ایک آقا ہے اس سے چھٹکارہ چاہتا ہوں۔ آپ نے اسکی آزادی کے لئے دعا کردی اور پوچھا کہ دوسری دعا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالی مجھے ان چار سکوں کا عوض عطاء کردے۔ آپ نے دعا کردی اور دریافت کیا کہ تیسری دعا کیا ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ پاک میرے آقا کو توبہ کی توفیق دے۔ آپ نے دعا کردی پھر پوچھا کہ چوتھی دعا کیا ہے؟ عرض کی: اللہ عزوجل میری، میرے آقا کی، آپ کی اور حاضرین مجلس کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے یہ بھی دعا کردی۔ غلام جب واپس لوٹا تو آقا نے تاخیر کا سبب پوچھا۔ غلام نے سارہ واقعہ بیان کردیا۔ آقا نے پوچھا تم نے کون سی دعائیں کروائی ہیں؟ غلام نے عرض کی: پہلی دعا یہ تھی کہ مجھے آزادی مل جائے۔ آقا نے کہا: جا تو آزاد ہے۔ غلام نے عرض کی کہ دوسری دعا یہ تھی کہ مجھے دراہم کا بدلہ مل جائے۔ آقا نے کہا: تیرے لیے چار ہزار درہم ہیں۔ غلام نے عرض کی تیسری دعا یہ تھی کہ اللہ پاک آپکو توبہ کی توفیق دے۔ آقا نے کہا: میں اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ غلام نے کہا چوتھی دعا یہ ہے کہ اللہ پاک میری، آپ کی، حاضرین مجلس کی اور واعظ (حضرت سیدنا بن عمار رحمتہ اللہ علیہ) کی مغفرت فرمائے۔ آقا نے کہا: یہ چوتھی بات میرے اختیار میں نی ہے۔ آقا رات جب سویا تو

دیکھا کہ کوئی کہ رہا تھا: جو تیرے اختیار میں تھا وہ تو نے کر دیا۔ تیرا کیا خیال ہے کہ جو میرے اختیار میں ہے وہ نہیں کروں گا؟۔ میں نے تیری، غلام کی، منصور بن عمار کی اور حاضرین کی بخشش کر دی۔

❁ لالچ بری بلا ہے (سونا دینے والی ناگن)

ایک دفع کا ذکر ہے کہ ایک گھر میں عجیب و غریب ناگن رہتی تھی۔ جو روزانہ سونے کا ایک انڈا دیا کرتی تھی۔ گھر کا مالک مفت ملنے پر بہت خوش تھا۔ اس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو بھی نا بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہا۔ ایک دن وہ ناگن اپنے بل سے نکلی اور انکی بکری کو ڈس لیا۔ اسکا زہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی موت واقع ہوگئی۔ یہ دیکھ کر گھر نالوں کو بڑا طیش آیا اور وہ ڈھونڈے لگ گئے کہ ناگن کو مار سکیں مگر اس شخص نے ان گھر والوں کو یہ کہ کر ٹھنڈا کر دیا کہ ہمیں ناگن سے ملنے والے سونے کے انڈے کا نفع بکری کی قیمت سے کئی زیادہ ہے۔ لہذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر ناگن نے انکے پالتو گدھے کو ڈس لیا اور فورا مر گیا۔ اب تو وہ شخص بھی گھبرایا مگر لالچ کے مارے اس نے خود پذ قابو پا لیا اور کہنے لگا: آج پھر ہمارا دوسرا جانور مار ڈالا، خیر کوئی بات نہیں۔ اس نے کسی انسان کو تو نقصان نہیں پہنچایا۔

گھر والے چپ ہو رہے۔ اس کے بعض دو سال کا عرصہ گزر گیا مگر کسی کو نہیں ڈسا۔ اہل خانہ بھی اپنے جانوروں کے نقصان کو بھول گئے۔ پھر ایک دن اس ناگن نے اس کے ان کے غلام کو ڈس لیا۔ اس بچارے نے اپنے مالک کو پکارا مگر اس سے پہلے کہ اسکا مالک اس تک پہنچتا زہر کی وجہ سے غلام کا جسم پھٹ چکا تھا۔ اب وہ شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: اس ناگن کا زہر تو بہت خطرناک ہے۔ اس ناگن نے جس جس کو ڈسا وہ فورا موت کی گھاٹ اتر گیا۔ اب کہیں یہ میرے گھر والوں کو ناڈس لے۔ کئی دن پریشانی کی ہی حالت مین گزر گیے کہ کیا کیا جائے اس ناگن کا۔ مگر افسوس دولت کی حرص نے ایک بار پھر اس شخص کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اس نے یہ کہ کر اپنے گھر والوں کو مطمئن کر دیا: اگرچہ اس ناگن کی وجہ سے ہمیں نقصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی ملتے ہیں۔ لہذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا

چاہیے۔کچھ ہی دنوں بعد ناگن نے اس کے بیٹے کو ڈس لیا۔فوراً طبیب کو بلایا گیا مگر وہ ذرہی کچھ نا کر سکا اور موت واقع ہوگئی۔جوان بیٹے کی موت میاں بیوی پر بجلی بن کر گری اور وہ شخص غضبناک ہوکر کہنے لگا۔میں اس ناگن کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔مگر وہ ناگن انکے ہاتھ نا آئی۔جب کافی عرصہ گزر گیا تو سونے کا انڈہ نا ملنے کی وجہ سے ان کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی۔چنانچہ دونوں میاں بیوی ناگن کی بل کے پاس آئے وہاں کی سفائی کی دھونی دی خوشبو مہکائی، یوں ناگن کو صلح کا پیغام دیا گیا۔حیرت انگیز طور پر وہ واپس آگئی اور انہیں پھر سونے کا انڈہ ملنے لگا۔مال و دولت کی حرص نے انکو اندھا کر دیا اور وہ اپنے بیٹے اور غلام کی موت کو بھول گئے۔پھر ایک دن اسکی زوجہ کو سوتے ہوئے ڈس لیا تھوڑی ہی دیر میں اس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا۔تو اس نے ناگن والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتائی۔سب نے ایک ہی مشورہ دیا کہ تم نے بہت بڑی غلطی کی اب ذرہی وقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اس خطرناک ناگن کو مار ڈالو۔اپنے گھر آکر وہ شخص ناگن کو مارنے کے لیے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔اچانک اسے ناگن کے بل کے قریب ہی ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اس کی لالچی طبیعت خوش ہوگئی۔دولت کی ہوس نے اسے سب کچھ بھلا دیا۔لالچی شخص کہنے لگا: وقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے یقیناً اس ناگن کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈے کے بجائے موتی دینے لگ گئی ہے۔اسی طرح اس کا زہر بھی ختم ہوگیا ہوگا۔چنانچہ اب مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔یہ سوچ کر اس نے ناگن کو مارنے کا ارادہ ترک کر دیا۔روزانہ ایک موتی ملنے پر وہ لالچی شخص خوش ہوکر رہنے لگ گیا اور ناگن کی پرانی دھوکا بازی کو بھول گیا۔ایک دن اس نے سارا سونا اور چاندی برتن میں ڈالے بس پر سر رکھ کر سو گیا۔اسی رات اسے ناگن نے اسکو بھی ڈس لیا۔جب اس کی چیخیں بلند ہوئیں تو آس پاس کے لوگ بھاگ کر اسکے پاس پہنچے اور اس لالچی کو کہنے لگے: تم نے اس ناگن کو مارنے میں سستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگا دی! لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نا بول سکا۔سونے اور چاندی سے بھرا ہوا برتن اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے حوالے کیا اور کراہتے ہوئے کہنے لگا: آج کے دن اس مال کی

میرے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں کیونکہ اب یہ دوسروں کا ہوجائے گا اور میں خالی ہاتھ چلا جاؤں گا۔کچھ ہی دیر میں اسکا انتقال ہوگیا۔

دیکھا آپ نے کہ حرص کی وجہ سے ہنستا گھرانہ ختم ہوگیا۔یعنی حریص کی نگاہ محدود ہوتی ہے وقتی طور پر فیئدہ ہوتا ہے بس بعد میں نقصان ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ان مذکورہ حکایت میں گھر والوں کو زندگی کے کئی موقع ملے مگر مفت کی دولت نے انکو اندھا کردیا۔اس لالچ کا نتیجہ یہی نکلا کہ پہلے اس کے گھر والے موت کی گھاٹ اترے پھر یہ خود موت کے گھاٹ اتر گیا۔

دیکھیں ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے

❁(اڑنے والی دیگ)

حضرت سیدنا بکر بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گذشتہ لوگوں میں ایک بادشاہ تھا جو بہت سرکش تھا۔اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی نافرمانی میں حد سے گزرا ہوا تھا۔اس دور کے مسلمانوں نے اس ظالم و سرکش بادشاہ سے جہاد کیا اور اسے زندہ گرفتار کرلیا۔اب اس کو قتل کرنے کے لیے مختلف سزائیں تجویز کی جانے لگیں۔بالآخر یہ طے پایا کہ اس ظالم و سرکش بادشاہ کو ایک تانبے کی بڑی دیگ کسی اونچی جگہ پر رکھا جائے اور نیچے آگ جلا دی جائے تاکہ یہ یکدم مرنے کہ بجائے تڑپ تڑپ کر مرے اور اس ظالم و سرکش بادشاہ کو اس کے ظلم کی پوری پوری سزا مل جائے۔بہر حال انہوں نے ایسا ہی کیا اس بادشاہ کو تانبے کی دیگ میں رکھ کر نیچے آگ جلا دی۔بادشاہ بہت گھبرایا وہ اپنے جھوٹے معبودوں کو باری باری پکارنے لگ گیا۔اور کہنے لگ گیا:اے میرے معبود میں ہمیشہ تمہاری ہی عبادت کرتا رہا تمھی کو سجدہ کرتا رہا۔اب مجھے اس دردناک عذاب سے بچا۔اسی طرح باری باری اس نے اپنے جھوٹے معبودوں کو پکارا۔لیکن اس کا پکارنا رائیگا گیا۔کیونکہ وہ تو خود اپنی حفاظت کے محتاج ہیں اسکی کیسے کرتے۔بہر حال وہ اپنے جھوٹے معبودوں سے مایوس ہوگیا اور اس نے آسمان کی

طرف اپنا چہرہ اٹھایا اور خالق حقیقی کی طرف دل متوجہ ھوا۔ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کی صدائیں بلند کرنے لگا اور گڑگڑا کر سچے دل سے خالق حقیقی جَلَّ جَلَالُہٗ کو پکارا۔ اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں اسکی مخلصانہ گریہ زاری مقبول ہوئی۔ اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایسی بارش برسائی کہ آگ بجھ گئی پھر تیز ہوا چلی اور اسکو دیگ سمیت اڑا کر لے گئی۔ اب وہ ہوا میں اڑنے لگا اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰه کی صدائیں بلند کرنے لگا۔ پھر اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اسے دیگ سمیت ایسی قوم میں اتارا جو مسلمان نا تھے بلکہ ساری قوم ہی کافر تھی۔ سب لوگوں نے دیکھا کہ دیگ میں کوئی شخص ہے اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه پڑھ رہا ہے وہ سب لوگ اس کے گرد جمع ہوگئے اور کہنے لگے: تیری ہلاکت ہو یہ تو کیا کہ رہا ہے؟

بادشاہ نے کہا: میں فلاں ملک کا بادشاہ ہوں اور میرے ساتھ یہ واقع پیش آیا ہے۔ جب سب لوگوں نے اس بادشاہ کا سارا قصہ سنا تو سب کے سب مسلمان ہوگئے اور خالق حقیقی جَلَّ جَلَالُہٗ کی عبادت کرنا شروع کردی۔

✪ (نعمت پر غمگین اور مصیبت پر خوش ہونے والی عورت)

حضرت سیدنا ابن یسار مسلم رحمته الله علیه فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں تجارت کی نیت سے بحرین کی طرف گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک گھر کی طرف لوگوں کا بہت آنا جانا ہے۔ میں بھی اس طرف چل دیا۔ وہاں جاکر دیکھا کہ ایک عورت نہات افسردہ و غمگین پھٹے پرانے کپڑے پہن کر مصلے پے بیٹھی ہے اور اسکے ارد گرد غلاموں اور لونڈیوں کی کثرت ہے۔ اس کے کئی بیٹے و بیٹیاں ہیں۔ تجارت کا بہت سارا سامان اسکی ملکیت میں ہے۔ خریداروں کا ہجوم لگا ہوا ہے۔ وہ عورت ہر طرح کی نعمتوں کے باوجود نہایت افسردہ و غمگین ہے۔ نا کسی سے بات کرتی نا ہنستی۔

میں وہاں سے لوٹ آیا اور اپنے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اس کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں جاکر مین نے عورت کو سلام کیا۔ جواب دیا اور کہنے لگی: اگر دوبارہ یہان آنا ہو اور کوئی کام ہو تو ھمارے پاس ضرور آنا۔ پھر واپس میں اپنے شہر چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ کسی کام کے لیے اس عورپ

کے شہر جانا پڑا۔ جب میں وہاں گیا تو دیکھا کہ اب وہاں کسی طرح کی چہل پہل نہیں۔ نا تجارتی سامان نا خدام و لونڈیاں نظر آرہی ہیں اور نا ہی اس عورت کے لڑکے ہیں۔ ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی ہے میں بہت حیران ہوا۔ میں نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے کسی کے ہنسنے اور باتیں کرنے کی آوازیں آنے لگی۔ جب دروازہ کھلا مین بندر داخل ہوا تو دیکھا کہ اب وہی عورت نہایت قیمتی و خوش رنگ مین ملبوس بڑی خوش و خرم نظر آرہی تھی اور اس کے ساتھ صرف ایک عورت گھر میں موجود تھی۔ اور کوئی بھی نا تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا اور عورت سے پوچھا: جب میں پچھلی مرتبہ آیا تھا تو تم کثیر نعمتوں کے باوجود غمگین و نہایت افسردہ نظر آرہی تھیں مگر اب خادموں، لونڈیوں اور دولت کی عدم موجودگی میں بھی بہت خوش و مطمئن نظر آرہی ہیں اس میں کیا راز ہے؟

عورت کہنے لگی: تم تعجب نا کرو باتد دراصل یہ ہے کہ جب تم مجھ سے پچھلی مرتبہ ملے تو میرے پاس دنیاوی نعمتوں بہتات تھی۔ میرے پاس مال و دولت اور اولاد کی کثرت تھی۔ اس حالت میں مجھے خوف ہوا کہ شاید میرا رب جَلَّ جَلَالُہٗ مجھ سے ناراض ہے۔ اسی لیے مجھے کوئی مصیبت و غم نہیں پہنچتا ورنہ اس کے پسندیدہ بندے تو آزمائشوں و مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس وقت یہی سوچ کر میں پریشان تھی اور مین نے اپنی حالت ایسی بنائی ہوئی تھی۔ اس پر میرے مال و اولاد پر مصیبتین ٹوٹتی رہیں۔ میرا سارا اثاثہ ضائع ہو گیا۔ میرے تمام بیٹے و بیٹیوں کا انتقال ہو گیا۔ خدام اور لونڈیاں سب جاتی رہیں اور میری تمام دنیاوی نعمتیں مجھ سے چھن گئی۔ اب میں بہت خوش ہوں کہ میرا رب جَلَّ جَلَالُہٗ مجھ سے بہت خوش ہے اسی وجہ سے تو مجھے آزمائش میں مبتلا کیا ہے۔ پس میں اس حالت میں میں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھ رہی ہوں۔ اسی لئے میں نے اچھا لباس پہنا ہے۔ حضرت سیدنا یسار سالم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس کے بعد میں وہاں سے چلا آیا اور مین نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عورت کے متعلق بتایا تو وہ فرمانے لگے: اس عورت کا حال تو حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کی طرح

ہے۔اور میرا تو یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ میری چادر پھٹی مین نے اسے ٹھیک کروایا لیکن وہ میری مرضی کے مطابق نا ہوئی تو مجھے اس بات نے کافی دن غمگین رکھا۔

❁ کہیں منافق اور ریاکار شمار نا کیا جاؤں۔

حضرت سیدنا امام محمد بن سرین رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص سے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟

جواب دیا: اس شخص کا کیا حال ہو گا جس پر 500 درہم قرض ہو اور وہ عیالدار بھی ہو؟

آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایک ہزار درہم اس شخص کو دے کر فرمایا: 500 درہم سے اپنا قرض ادا کرو۔ اور 500 درہم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔ اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک ہزار درہم کے علاوہ کچھ اور نہیں تھا۔ پھر فرمایا: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی قسم! آئندہ کسی سے اس کے حال ہے بارے میں نہیں پوچھوں گا۔ ایسا آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس لئے کہا کہ ضرورت پوری کرنے کے ارادے کے بغیر خالی حال پوچھنے کی وجہ سے کہیں منافق اور ریاکار شمار نا کیا جاؤں۔

❁ میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا

حضرت سیدنا عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک عورت نے اٹھا رکھا تھا۔ عورت کی جگہ میں نے اٹھا لیا پھر ہم جنازے کو قبرستان لے گئے۔ نمازہ جنازہ پڑھنے اور تدفین کے بعد میں نے اس عورت سے معلوم کیا کہ میت سے آپکا کیا رشتہ تھا؟ بولی: میرا بیٹا تھا۔ مین نے پوچھا: پڑوسی وغیرہ جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ اس نے کہا: انہوں نے اس کے معاملہ کو حقیر سمجھ کر اہمیت نہیں دی۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: میرا فرزند ہجڑا (مخنث) تھا۔

حضرت سیدنا عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس غمزدہ ماں پر بڑا رحم آیا۔ اسے اپنے گھر لے آیا، اسے رقم، گیہو اور کپڑے پیش کئے۔ اسی رات سفید لباس میں ملبوس

ایک آدمی چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوا چہرہ میرے خواب میں آیا اور شکریہ ادا کرنے لگا۔ مین نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بولا: میں وہی مخنث ہون جسے آج آپ لوگوں نے دفن کیا تھا، لوگوں کے حقیر سمجھنے کی وجہ سے میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔

❁ (بغیر علم کے صوفی کو شیطان کچے دھاگے کی لگام ڈالتا ہے)

منقول ہے کہ بعد نماز عصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں۔ ابلیس کا تخت بچھتا ہے۔ شیطان کی کارگزاری پیش کی جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے اس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے: اس نے اتنے زنا کرائے۔ سب کی سنیں سب نے کہا: اس نے آج فلاں طالب علم کو پڑھنے سے باز رکھا۔ سنتے ہی تخت پر سے اچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگایا اور کہا: انت انت، تونے کام کیا تونے کام کیا، اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ انہوں نے اتنے بڑے بڑے کام کئے ان کو کچھ نا کہا اور اسکو اتنی شاباش دی۔ ابلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم، جو کچھ تم نے کیا سب اسی کا صدقہ ہے۔ اگر علم ہوتا تو وہ گناہ نا کرتے۔ بتاؤ! وہ کونسی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا عابد رہتا ہے مگر وہ عالم نہیں اور ایک وہاں عالم بھی رہتا ہو؟ انہوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ صبح کو قبل طلوع آفتاب شیاطین کو لے کر اس مقام پر پہنچ گیا۔ اور شیاطین مخفی (یعنی پوشیدہ) رہے۔ اور یہ انسان کی شکل بن کر رستہ پر کھڑا ہو گیا۔ عابد صاحب تہجد کی نماز کے بعد نماز فجر کے واسطے مسجد کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا۔ السلام علیکم، وعلیکم السلام۔ حضرت مجھے ایک مسیلہ پوچھنا ہے؟ عابد صاحب بولا: صاحب جلد پوچھو نماز کو جانا ہے۔ اس (شیطان) نے اپنی جیب سے چھوٹی شیشی نکال کر پوچھا: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ قادر ہے کہ ان زمین و آسمان کو اس چھوٹی سی شیشی میں داخل کردے؟ عابد صاحب نے سوچا اور کہا: کہاں آسمان و زمین اور کہاں یہ چھوٹی شیشی! (شیطان) بولا: بس یہی پوچھنا تھا تشریف لے جائیے۔ اور شیاطین سے کہا: دیکھو میں نے اس کی راہ مار دی کہ اس کو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی قدرت پر ہی ایمان نہیں پھر نماز کیسی؟

طلوع آفتاب کے قریب عالم صاحب جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے۔ اس (شیطان) نے

کہا: السلام علیکم، وعلیکم السلام۔ مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے؟ عالم صاحب نے فرمایا جلدی پوچھو نماز کا وقت کم ہے۔ اس (شیطان) نے وہی سوال کیا۔ فرمایا: ملعون تو ابلیس معلوم ہوتا ہے۔ ارے وہ قادر ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے ایک سوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان و زمین داخل کر دے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(البقرہ/۱۰۹)

ترجمہ: بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے بولا: دیکھا! یہ علم ہی کی برکت ہے۔

❁ مکھی کیوں پیدا کی گئی؟

حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور کے دربار میں تشریف فرما تھے کہ مکھیاں بار بار خلیفہ کے منہ پر بیٹھتی تھیں۔ خلیفہ نے تنگ آکر عرض کی اے ابو عبداللہ! (یہ امام جعفر کی کنیت ہے) اللہ پاک نے مکھی کیوں پیدا کی؟ ارشاد فرمایا: تاکہ ظالموں اور مغروروں کی ذلیل کرے۔

❁ ایمان کی دولت چھن جانے کا خوف

حضرت سیدنا یوسف بن اسباط رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں ایک دفعہ حضرت سیدنا یوسفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ساری رات روتے رہے میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ آپ نے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں اس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔

❁ عبرت انگیز حکایت

بنی اسرائیل میں ایک نہایت ہی فاسق و فاجر انسان تھا جو اپنی بدکرداریوں سے کبھی باز نہ آتا تھا اہل

شہر جب اس کی بدکاریوں سے عاجز آگئے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا مانگنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کے فلاں شہر میں ایک بدکار جوان رہتا ہے اسے شہر سے نکال دیجئے تاکہ اس کی بدکاریوں کی وجہ سے سارے شہر پر آگ نہ برسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے اور اسے اس بستی سے نکال دیا، وہ قریب ہی دوسری بستی میں چلا گیا پھر فرمان الٰہی ہوا کہ اسے اس بستی سے بھی نکال دیجئے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس بستی سے بھی نکال دیا تو اس نے ایک ایسے غار پر ٹھکانہ بنایا جہاں نہ کوئی انسان تھا اور نہ ہی کسی چرند پرند کا گزر تھا۔ قرب وجوار میں نہ کہیں آبادی تھی اور نہ دور دور تک سبزے کا کوئی پتہ تھا اس غار میں آکر وہ جوان بیمار ہوگیا اس کی تیمارداری کے لئے کوئی شخص بھی اس کے آس پاس موجود نہ تھا جو اس کی خدمت کرتا۔ وہ ضعیف وناتوانی سے زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ کاش اس وقت اگر میری ماں میرے پاس موجود ہوتی تو مجھ پر شفقت کرتی اور میری اس بے بسی پر روتی اگر میرا باپ ہوتا تو میری نگہبانی، نگہداشت اور مدد کرتا اگر میری بیوی ہوتی تو میری جدائی پر روتی اور اگر میرے بچے اس وقت موجود ہوتے تو کہتے، اے ہمارے رب! عاجز، گنہگار، بدکار اور مسافر باپ کو بخش دے۔ جسے پہلے تو شہر بدر کیا گیا اور پھر دوسری بستی سے بھی نکال دیا گیا اور اب وہ غار میں بھی ہر ایک چیز سے ناامید ہوکر دنیا سے آخرت کی طرف چلا ہے اور وہ میرے جنازے کے پیچھے روتے ہوئے چلتے۔ پھر وہ نوجوان کہنے لگا اے اللہ! تو نے مجھے والدین اور بیوی بچوں سے تو دور کیا ہے مگر اپنے فضل وکرم سے دور نہ کرنا تو نے میرا دل عزیزوں کی جدائی میں جلایا ہے اب میرے سراپا کو میرے گناہوں کے سبب جہنم کی آگ میں نہ جلانا اسی دم اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے باپ کے ہم شکل بنا کر ایک حور کو اس کی ماں اور ایک حور کو اس کی بیوی کی ہم شکل بنا کر اور غلامان جنت کو اس کے بچوں کے روپ میں بھیج دیا یہ سب اس کے قریب آکر بیٹھ گئے اور اس کی شدت تکلیف پر افسوس اور آہ زاری کرنے لگے۔ جوان انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسی مسرت میں اس کا انتقال ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی

کی کہ فلاں غار کی طرف جاؤ وہاں ہمارا ایک دوست مر گیا ہے تم اس کی تکفین و تدفین کا انتظام کرو۔

حکم الٰہی کے بموجب حضرت موسیٰ علیہ السلام جب غار میں پہنچے تو انہوں نے وہاں اسی نوجوان کو مرا ہوا پایا جس کو انہوں نے پہلے شہر اور پھر بستی سے نکالا تھا، اس کے گرد حوریں تعزیت کرنے والوں کی طرح بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یا رب العزت! یہ تو وہی نوجوان ہے جسے میں نے تیرے حکم سے شہر اور بستی سے نکال دیا تھا۔ رب العزت جلّ جلالہ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اس کے بہت زیادہ رونے اور عزیزوں کے فراق میں تڑپنے کی وجہ سے اس پر رحم کیا اور فرشتہ کو اس کے باپ کی اور حور و غلمان اس کی ماں، بیوی اور بچوں کے ہم شکل بنا کر بھیجا ہے جو غربت میں اس کی تکلیفوں پر روتے ہیں، جب یہ مرا تو اس کی بیچارگی پر زمین و آسمان والے روئے اور میں ارْحَمُ الرَّاحِمِیْن پھر کیوں نہ اس کے گناہوں کو معاف کرتا۔

❁ ایک بخیل (کنجوس) منافق

ایک منافق انتہائی بخیل تھا، اس نے اپنی بیوی کو قسم دی کہ اگر تو نے کسی کو کچھ دیا تو تجھ پر طلاق ہے۔ ایک دن ایک سائل ادھر آ نکلا اور اس نے خدا کے نام پر سوال کیا، عورت نے اسے تین روٹی دے دیں۔ واپسی میں اسے وہی بخیل (کنجوس) مل گیا اور پوچھا تجھے یہ روٹیاں کس نے دی ہیں؟ سائل نے اس کے گھر کے متعلق بتایا کہ مجھے وہاں سے ملی ہیں۔ بخیل تیز قدموں سے گھر کی طرف چل پڑا اور گھر پہنچ کر بیوی سے بولا: میں نے تجھے قسم نہیں دی تھی کہ کسی سائل کو کچھ نہیں دینا! بیوی بولی: سائل نے اللہ کے نام پر سوال کیا تھا لہذا میں رد نا کر سکی.....

کنجوس نے جلدی سے تنور بھڑکایا، جب تنور سرخ ہو گیا تو بیوی سے کہا: اٹھ اللہ کے نام پر تنور میں داخل ہو جا! عورت کھڑی ہو گئی اور اپنے زیورات لے کر تنور کی طرف چل پڑی کنجوس چلایا کے زیورات تو یہیں چھوڑ جا! عورت نے کہا: آج میرا محبوب سے ملاقات کا دن ہے، میں اس کی بارگاہ میں بن سنور کر جاؤں گی اور جلدی سے تنور میں گھس گئی۔ اس بدبخت نے تنور کو بند کر دیا۔ جب تین دن گزر

گئے تو اس نے تنور کا ڈھکنا اٹھا کر اندر جھانکا مگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عورت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس میں صحیح و سالم بیٹھی ہوئی تھی۔ ہاتف غیبی نے آواز دی: کیا تجھے علم نہیں کہ آگ ہمارے دوستوں کو نہیں جلاتی۔

❁ میں شرم کیوں محسوس کروں؟

ایک مرتبہ کسی نے حضرت سیدنا امام شعبی علیہ رحمۃ الرحمن سے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ لوگوں نے متعجّب ہو کر عرض کی حضور! آپ کو اتنا بڑا علم ہونے کے باوجود یہ بات کہتے ہوئے شرم محسوس نہ ہوئی؟ فرمایا: فرشتوں کا درجہ و علم ہم سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہیں اپنے رب جَلَّ جَلَالُہٗ کے سامنے یہ کہتے ہوئے حیا محسوس نہ ہوئی کہ:

"لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ"

(البقرہ/32)

ترجمہ: ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا۔

تو جب انہیں حیا محسوس نہ ہوئی تو میں کیوں شرم محسوس کروں؟

❁ حکام کی خوشامد سے اجتناب

ایک دفع کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ ریاست نانپارہ (ضلع بہرائچ یوپی) کے نواب کی مدح میں شعراء نے قصائد پڑھے۔ کچھ لوگوں نے امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمہ اللہ سے بھی گزارش کی کہ آپ بھی نواب صاحب کی مدح میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مطلع یہ ہے:

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص، جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور مقطع میں نانپارہ کی بندش کتنے لطیف اشارہ میں ادا کرتے ہیں کہ:

کروں مدح اہل دُوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارہ ناں نہیں

فرماتے ہیں کہ میں اہل ثروت کی مدح سرائی کیوں کروں۔ میں تو اپنے کریم اور سرور عالم ﷺ کے در کا فقیر ہوں۔ میرا دین پارہ نان نہیں۔ نان کا معنی روٹی اور پارہ یعنی ٹکرا۔ مطلب کہ میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں دنیا کے تاجداروں کے ہاتھ بکنے والا نہیں ہوں۔

❁ علم کا متلاشی

حضرت سیدنا ایوب طائی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے حضرت سیدنا امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

میں نے کائنات میں حضرت سیدنا مسروق رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ علم کا متلاشی کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت سیدنا امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک بار حضرت سیدنا مسروق رحمتہ اللہ علیہ بصرہ میں کسی عالم سے ایک آیت کی تفسیر معلوم کرنے کے لئے گئے لیکن وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے تھے انہوں نے بتایا کہ اہل شام میں ایک عالم ہے آپ ان کے پاس چلے جائیں چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہمارے پاس تشریف لائے پھر آیت کی تفسیر جاننے کے لیے ملک شام کی جانب روانہ ہو گئے۔

❁ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تَعَالٰی علیہ کی توبہ

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تَعَالٰی علیہ (توبہ سے پہلے) نشہ کے عادی تھے، آپ کی توبہ کا سبب یہ بنا کہ آپ اپنی ایک بیٹی سے بہت محبت کیا کرتے تھے، اس کا انتقال ہوا تو آپ نے شعبان کی پندرھویں رات خواب دیکھا کہ آپ کی قبر سے ایک بہت بڑا اژدھا نکل کر آپ کے پیچھے رینگنے لگا ہے، آپ جب تیز چلنے لگتے تو وہ بھی تیز ہو جاتا، پھر آپ ایک کمزور سن رسیدہ شخص کے قریب سے گزرے تو

اس سے کہا "مجھے اس اژدھے سے بچائیں۔ انہوں نے جواب دیا "میں کمزور ہوں، رفتار تیز کرلو شاید اس طرح اس سے نجات پاسکو۔ تو آپ مزید تیز چلنے لگے، اژدھا پیچھے ہی تھا یہاں تک کہ آپ آگ کے ابلتے ہوئے گڑھوں کے پاس سے گزرے، قریب تھا کہ آپ اس میں گرجاتے، اتنے میں ایک آواز آئی: تو میرا اہل نہیں ہے۔ آپ چلتے رہے حتّٰی کہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے، اس پر شامیانے اور سائبان لگے ہوئے تھے، اچانک ایک آواز آئی: اس ناامید کو دشمن کے نرغے میں جانے سے پہلے ہی گھیر لو۔ تو بہت سے بچوں نے انہیں گھیر لیا جن میں آپ کی وہ بیٹی بھی تھی، وہ آپ کے پاس آئی اور اپنا دایاں ہاتھ اس اژدھے کو مارا تو وہ بھاگ گیا اور پھر وہ آپ کی گود میں بیٹھ کر یہ آیت پڑھنے لگی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس بیٹی سے پوچھا کیا تم (فوت ہونے والے) قرآن بھی پڑھتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: "جی ہاں! ہم آپ (یعنی زندہ لوگوں) سے زیادہ اس کی معرفت رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے اس سے اس جگہ ٹھہرنے کا مقصد پوچھا تو اس نے بتایا: یہ بچے قیامت تک یہاں ٹھہر کر اپنے ان والدین کا انتظار کریں گے جنہوں نے انہیں آگے بھیجا ہے۔ پھر اس اژدھے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا "وہ آپ کا برا عمل ہے۔ پھر اس ضعیف العمر شخص کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: وہ آپ کا نیک عمل ہے، آپ نے اسے اتنا کمزور کر دیا ہے کہ اس میں آپ کے برے عمل کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں، لہٰذا آپ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ کریں اور ہلاک ہونے سے بچیں۔ پھر وہ بلندی پر چلی گئی جب آپ بیدار ہوئے تو اسی وقت سچی توبہ کرلی۔

(۳) معرفت کا بنیادی ذریعہ:

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ علم حاصل کرو اس کے ذریعے معرفت حاصل ہوگی اور اس پر عمل کروگے تو تمہارا شمار اہل علم میں ہوگا۔

اور ایک مرتبہ ارشاد فرمایا جب تم کوئی علمی بات سنو تو اس پر منہ بند کر لو اور اسے بیہودہ بات سے نہ ملاؤ کیونکہ دل اسے قبول نہیں کرتے۔

(قوت القلوب: جلد اول/692)

علم کی کلی:

سلف صالحین رحمھم اللہ علم دین سے منقول ہے جو عالم ہنستا ہے وہ علم کی کلی کرتا ہے۔ (ایضا)

علم کتابوں میں نہیں بلکہ سینوں میں ہے:

حضرت سیدنا خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم وہ نہیں جو کتابوں کے بستوں اور تھیلوں میں بند ہو بلکہ علم وہ ہے جو سینوں میں محفوظ اور یاد ہو۔ (ایضا)

(۴) علم کی جستجو بھی جہاد ہے:

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

علم کا ایک مسئلہ سیکھنا میرے نزدیک پوری رات قیام کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے..... مزید فرماتے ہیں جو یہ کہے کہ علم کی جستجو میں رہنا جہاد نہیں اس کی رائے اور عقل ناقص ہے.....

(علم و حکمت کے 125 مدنی پھول..ص:14)

(۵) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی وصیتیں:

✪..زیادہ ہنسنے سے بچنا کے اس دل مردہ ہو جاتا ہے۔

✪..کیا تم ہمیشہ وقار اور سکون کے ساتھ چلنا اور اپنے کاموں میں جلد بازی نہ کرنا۔

✪اطمینان و سکون کو کیا کرنا ہے لوگوں پر تیری عظمت ثابت ہو۔

✪..ہمیشہ علمی بات کرنا دنیاوی معاملات و تجارت کے بارے میں گفتگو سے اجتناب کرنا کیونکہ اس سے نقصان یہ ہوگا کہ لوگ مال کی طرف تمہارا رغبت دیکھ کر تم پر رشوت کے لین دین کی بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔

✪..عام لوگوں کے درمیان بیٹھو تو ہنسی مذاق سے احتراز کرنا۔

✪..راستوں میں مت بیٹھنا، ضرورت ہو تو مسجد میں بیٹھ جانا۔

✪..جب تو لوگوں کے پاس بیٹھے تو ذکر الٰہی کی کثرت کرنا کہ ان کی بھی عادت بنے۔

(امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی وصیتیں)

فصل نمبر: 3

(۱) نوحہ و ماتم اور ان کا شرعی حکم

محترم قارئین کرام! ماہ محرم الحرام کا مہینہ برکتوں اور عظمتوں والا مہینہ ہے۔ ماہ محرم بالخصوص عاشورہ کے دن سیدنا امام حسین و اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شہادت کے غم میں نوحہ اور ماتم کرنے کا رواج (روافض میں) بلکل عام ہو چکا ہے۔ شیعہ روافض کی طرف سے (نوحہ اور ماتم کی) مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقتاً یہ کام (ماتم و نوحہ) ممنوع اور سخت ناجائز و حرام ہے۔ اور اس کام کی شریعت نے ہرگز اجازت نہیں دی اور اسی طرح واویلا کرنا، چہرے یا سینے پر طمانچے مارنا، گریبان پھاڑنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا وغیرہ یہ سب کام بھی ممنوع اور سخت ناجائز و حرام ہیں۔ کیونکہ شریعت نے غم لاحق ہونے اور اپنے کسی عزیز و اقارب کے فوت ہو جانے پر صبر کا حکم دیا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر صبر کرنے کا حکم دیا اور صبر کرنے کے بہت ہی فضائل و انعامات بیان فرمائے۔ اسی طرح کثیر احادیث مبارکہ میں بھی صبر کا حکم ہوا۔

✪ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ: آیت: 155)

ترجمہ: اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔

❁ ایک اور جگہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان عالیشان ہے:

الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ-قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

(سورۃ البقرۃ: آیت: 156)

ترجمہ: وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

❁ مزید اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ (سورۃ البقرۃ: آیت: ۱۵۷)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں

نوٹ:

مذکورہ آیات میں (یہ بات) واضح موجود ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہم مسلمانوں کو صبر کرنے کا حکم دیتا ہے۔اس لیے جب کوئی مصیبت آجائے یا اپنا عزیز و اقارب فوت ہوجائے تو ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے۔

❁ صبر کے متعلق حدیث مبارکہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر ابتدائے صدمہ کے وقت تو صبر کرے اور حصولِ ثواب کی نیت کرے

تو میں تیرے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر راضی نہیں ہوں گا۔"

(سنن ابن ماجہ: حدیث:1597)

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ مصائب آجانے پر صبر کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ مگر افسوس مصیبت پر (شیعے روافض) نوحہ و ماتم کرنے والے اس فضلیت سے محروم ہیں۔ بلکہ جہنم کے سخت عذاب کے مستحق ہیں۔۔۔۔اس پر بندہ ناچیز چند احادیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہے:

✪ نوحہ و ماتم کی ممانعت پر احادیث:

ا).. حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نوحہ (بین) جاہلیت کا رواج ہے۔ نوحہ کرنے والی اگر توبہ کیے بغیر مرگئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تارکول کے کپڑے اور آگ کے شعلے کی قمیص تیار کرے گا۔ (سنن ابن ماجہ: حدیث: 1581)

(۲).. سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں دو باتیں موجود ہیں اور وہ کفر ہیں۔ ایک نسب میں طعن کرنا، دوسرا میت پر چلا کر رونا۔

(صحیح مسلم/حدیث نمبر:227)

نوٹ:

اس (مذکورہ) روایت میں کفر سے مراد: یہ افعال کفار کے شعار ہیں یعنی کہ نسب میں طعن کرنا اور میت پر چلا چلا کر رونا، پیٹنا اور اسے رواج بنالینا یہ کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

(۳).. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا رواج ہے۔ نوحہ کرنے والی اگر توبہ کیے بغیر مرگئی تو اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم پر تارکول کی قمیصیں ہوگی، پھر ان پر آگ کے شعلوں کی قمیص پہنائی جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ: حدیث:1582)

(۴).. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ

ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔
(سنن ابن ماجہ: حدیث:1583)

(۵)..رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور عہد جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(صحیح بخاری: حدیث:1297)

(۶)..ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے میت کو بھی عذاب ہوتا ہے۔
(صحیح بخاری: حدیث:1291)

نوٹ:

اس (مذکورہ) حدیث میں میت کے گھر والوں کے نوحہ و ماتم پر میت کو عذاب ملنے سے مراد کافر کی میت پر اسکے گھر والوں کے نوحہ و ماتم کرنے کی وجہ سے اس میت کو عذاب ہوتا ہے جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث نمبر (2150) اور (2156) میں بیان ہوا ہے۔

(۷)..رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک صف جہنمیوں کی دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف وہ جہنمیوں پر یوں بھونکتی رہیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔
(معجم اوسط: حدیث:5229)

مذکورہ احادیث سے واضح ہے کہ نوحہ و ماتم کرنے والے جہنم کے سخت عذاب کے مستحق ہیں۔

❁ مسلک اہلسنت وجماعت اور غم حسین (رضی اللہ عنہ)

(۱)..اعلی حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

نوحہ کے حرام ہونے میں احادیث متواترہ موجود ہیں۔

(فتاوی رضویہ: جلد:24ص:487)

(۲)..ایک اور مقام پر اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

بلند آواز سے رونا اور بین کرنا اسلام میں جائز نہیں بغیر آواز سے رونا اور آنسوں بہانا ممنوع نہیں۔

(فتاوی رضویہ: جلد:24..ص:485)

(۳)..ایک اور جگہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے امام اہلسنّت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

نوحہ وماتم حرام ہے۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:

کون سا سنی ہوگا جسے واقعہ ہائلہ کربلا کا غم نہیں یا اس کی یاد سے اس کا دل محزون اور آنکھ پر نم نہیں، ہاں مصائب میں ہم کو صبر کا حکم فرمایا ہے۔ جزع فزع کو شریعت منع فرماتی ہے اور جسے واقعی دل میں غم نہ ہو اسے جھوٹا اظہار غم ریاء ہے اور قصداً غم آوری وغم پروری خلاف رضا ہے جسے اس کا غم نہ ہوا سے بیغم نہ رہنا چاہیے۔ بلکہ اس غم نہ ہونے کا غم چاہیے کہ اس کی محبت ناقص ہے اور جس کی محبت ناقص اس کا ایمان ناقص۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ: جلد:24. صفحہ/489.488)

(۴)..اسی طرح آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

یونہی جبکہ اس سے مقصود غم پروری وتصنع وحزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً نامحمود، شرع مطہر نے غم میں صبر و تسلیم اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم دیا ہے نا کہ غم معدوم بتکلف وزور لانا نا کہ بتصنع و زور بنانا، نا کہ اسے باعث قرب و ثواب ٹھہرانا، یہ سب بدعات شیعہ روافض ہیں جن سے سنی کو احتراز لازم، حاش اللہ اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم ﷺ کی وفات اقدس کی غم پروری سب سے زیادہ اہم وضروری ہوتی، دیکھو حضور اقدس ﷺ کا ماہ ولادت وماہ وفات وہی ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہے پھر علمائے امت وحامیان سنت نے اسے ماتم وفات نہ ٹھہرایا بلکہ موسم شادی ولادت اقدس بنایا۔ (فتاوی رضویہ: جلد:24. صفحہ/516)

ذکر شہادت حسین بیان کرنے پر اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ:

ہاں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہلبیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ و مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو، وہاں بین یا نوحہ یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنّع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول رحمت ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد:24.. صفحہ:523)

اور اسی طرح سوگ منانے کے متعلق امام اہلسنّت رضی اللہ تعالی عنہ بخاری شریف کی حدیث نمبر 1281 کے تحت لکھتے ہیں کہ:

شریعت نے عورت کو شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کا حکم دیا ہے اوروں کی موت کے تیسرے دن تک اجازت دی ھے باقی حرام ہے اور ہر سال سوگ کی تجدید تو کسی کے لیے اصلاً حلال نہیں.....(فتاوی رضویہ: جلد،24.. صفحہ:496)

تنبیہ:

سب سنی مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ اس بابرکت و فضیلت والے مہینہ میں جتنا ہو سکے شہدائے کربلا کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کریں۔ ان کی منقبتیں پڑھیں۔ اور بالخصوص جاہل عوام جو بغیر سوچے سمجھے ان (شیعہ روافض جہنمی کتوں کی) مجلسوں میں جاتے ہیں اور انکا ماتم دیکھنے امام بارگاہ عرف (ایمان بگاڑہ) میں چلے جاتے ہیں اور ان کی سبیلوں سے پانی پیتے ہیں، یہ سب کاموں سے اجتناب کریں کیونکہ ان (شیعوں رافضیوں جہنمیوں) کی مجالس میں جانا حرام ہے۔ اسی طرح مجلس مرثیہ خوانی میں جانا، سننا وغیرہ سب حرام ہے۔

(۵).. جیسا کہ امام اہلسنت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

نفس ذکر شریف کی مجلس جس میں ان کے فضائل و مناقب و احادیث و روایات صحیحہ و معتبرہ بیان کیے

جائیں اور غم پروری نا ہو مستحسن ہے اور مرثیے حرام خصوصا رافضیوں کے تبرائے ملعونہ سے کمتر خالی ہوتے ہیں اور اہلسنت کو ایسی مجلسوں میں شرکت حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد24ص:502)

اللہ پاک ہمیں شریعت کے مطابق محرم الحرام گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو لوگ ان (روافض) کی غلیظ و پلید اور ملعونہ مجالس میں جاتے ہیں، سنتے ہیں، انکو ہدایت دے اور سچی توبہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

زباں پہ شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(۲)..پیر کیسا ہونا چاہیے؟

معزز قارئین کرام! آج کے پرفتن دور میں چاروں طرف نظر دوڑائیں تو سنیت کا لبادہ اوڑھ کر بناوٹی پیر جن کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نا ہی ہے۔ یہ بناوٹی پیر اپنی جیبیں گرم کرنے کے لیے مزارات پر ڈیرے لگا کر بیٹھ جاتے ہیں کچھ اپنے آستانے بنا کر عوام کو دھوکا دینے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ بڑے مکر و فریب سے عام عوام کو دھوکا دے دیتے ہیں۔

حالانکہ دھوکا بازی کرنا قطعا حرام ہے و گناہ کبیرہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

جیسا کہ

✪ قرآن مجید میں دھوکے بازوں کے متعلق اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

اَفَاَمِنَ الَّذِیۡنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّخۡسِفَ اللّٰہُ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ یَاۡتِیَہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ۔

(النحل/45)

ترجمہ: تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں

زمین میں دھنسادے یا انہیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر نا ہو۔

❁ اسی طرح احادیث میں بھی دھوکا دینے والوں کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ:

(۱)۔۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مفہوم: وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکا دے۔ (مسلم: حدیث/283)

(۲)۔۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص ملعون ہے جس نے کسی مؤمن کو نقصان پہنچایا یا اس کو دھوکہ دیا۔

(ترمذی: حدیث/1941)

مذکورہ قرآنی آیت و احادیث سے واضح دھوکا دینے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے جو بناوٹی پیر عام عوام کو دھوکا دیتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ سچے دل توبہ کریں اور جن جن کو دھوکا دیا ان سے معافی مانگیں ورنہ موت کا پتا نہیں کہ کب کس وقت کس حال میں آجائے۔ اسی طرح جو بھی کسی مسلمان بھائی کو دھوکا دیتے ہیں انکو بھی ان مذکورہ قرآنی آیت و احادیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور بالخصوص ھمیں بھی سب سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ کہیں ہم تو کسی کو دھوکا نہیں دے رہے؟

بہر حال بالخصوص عام عوام اہلسنت سے بھی التماس ہے کہ آپ ایسے بناوٹی پیروں کو چھوڑ دیں۔ کسی اچھے پیر کا انتخاب کریں۔ امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ نے کامل پیر کی چار شرائط بیان کی ہیں کہ اگر اس (پیر) میں پائی جائیں تو وہ کامل پیر ہے۔

❁ اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے پیر کی چار شرائط بیان کی ہیں:

(۱)۔۔سنی صحیح العقیدہ ہو اسلیے کہ بدمذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق۔

(۲)۔۔ضروری علم کا ہونا (یہاں ضروری علم علم دین مراد ہے کہ اپنے ضروریات کے مسائل کتب سے نکال سکے نا کہ دنیاوی)، اسلیے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔

(۳)..کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا (فاسق و معلن نا ہوں) کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم ہے۔

(۴)..اس کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ سے متّصل ہو۔اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔

جس شخص میں ان میں سے ایک شرط نہ ہو اسکو پیر نی بنانا چاہیے۔

(فتاوی رضویہ: جلد 21: ص/492)

تنبیہ:

معزز قارئین کرام! پیر کے کامل ہونے کے لیے مذکورہ شرائط کا ہونا ضروری ہے۔اس لیے کامل پیر کا ہی انتخاب کریں اِن شاءاللہ بیڑا پار ھو گا۔ ورنہ بناوٹی پیروں کا کوئی کسی قسم کا فائدہ نہیں ہے۔اگر آپ کسی بناوٹی پیر (جس کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں) کو اپنا پیر بنائیں گے تو آپ کی دنیا و آخرت برباد ہوگی۔اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا بھی شدید ترین خدشہ ہے۔اسی لئے مفتی امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہٖ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ اِنھیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے، اِن کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاحِ دارَین تصوّر کرتے ہیں، اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری، مریدی بھی شروع کر دی، حالانکہ اولیا کے یہ منکر ہیں، لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں، ورنہ اگر بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے.....

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

(بہار شریعت: جلد اول: صفحہ/277)

تنبیہ:

مذکورہ شعر کا مطلب یہ ہے کہ:

کبھی ابلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے، لہٰذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے (یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے)۔ اسی لیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے اور جو کچھ پڑھا اس پر مجھ کو اور آپکو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

(۳)..ہمارا بد مذہبوں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

معزز قارئین کرام! آج کل کے پر فتن دور میں یہ بلکل عام ہے کہ عام عوام بد مذہبوں بے دینوں (یعنی دیو بندی، وہابی غیر مقلد، رافضی، ناصبی،) کے ساتھ گہرے تعلقات و دوستیاں و رشتے داریاں رکھی ہوتیں ہیں اور انکی تعظیم و توقیر کر رہے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کے انکو اپنا بھائی کہ رہے ہوتے ہیں حالانکہ قرآن نے مسلمانوں کو ہی آپس میں بھائی کہا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔

(الحجرات:49)

ترجمہ: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں.

اسی لئے ان احباب (سنی مسلمان بھائیوں) سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ان (بدمذہبوں) سے تعلقات نا رکھیں اور نا ہی انکی صحبت میں بیٹھیں۔ کیونکہ صحبت بندے کے گرد مضبوط حصار قائم کر لیتی ہے۔ بندہ چاہتے ہوئے بھی ماحول کے اچھے یا بُرے اثرات سے نہیں بچ سکتا۔ اسی لئے شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صُحبتِ صالح تُرا صالح کُنَد
صُحبتِ طالح تُرا طالح کُنَد

یعنی: نیک کی صحبت نیک بناتی ہے برے کی صحبت برا بناتی ہے

بدمذھب، گمراہ وغیرہ ایک مؤمن کے ایمان کے لیے نقصان دہ ہے۔ لہذا اہل علم علماء کرام سے

بھی یہی التماس ہے کہ عام عوام اہلسنت کو ان (بدمذھبوں) کے شر سے آگاہ کیا جائے۔

اب ہم قرآن و حدیث اور فتاوی رضویہ کی روشنی میں پڑھتے ہیں کہ ہمارا بدمذھبوں کے ساتھ رویہ کیسا ہونا چاہیے؟ ملاحظہ فرمائیں!

✪ اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ-وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

(الانعام:68)

ترجمہ: اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں بیہودہ گفتگو کرتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوجائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اس مذکورہ آیت سے واضح ہے کہ اللہ پاک مسلمانوں کو بدمذھبوں و کافروں کی صحبت سے منع فرما رہا ہے اور فرمایا کہ اگر یاد آجائے تو انکے پاس نا بیٹھو۔

✪ اب ہم احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ ملاحظہ ہوں:

(۱).. رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مفہوم: بے شک یہ علم دین ہے۔ پس تم دیکھ لو کہ تم کن لوگوں سے اپنا دین اخذ کرتے ہو۔

(مسلم: حدیث:26)

(۲).. رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مفہوم: جس نے بدمذھب کی تعظیم و توقیر کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔
(معجم اوسط: حدیث: 6772)

(۳).. حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو نہ تم نے سنیں، نہ تمہارے باپ داداؤں نے، ان کو اپنے اور اپنے کو ان سے دور رکھو، وہ تمہیں گمراہ نا کردیں، وہ تمہیں فتنہ میں ناڈال دیں۔ (مسلم: حدیث/16)

مذکورہ احادیث سے بھی واضح معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بدمذھبوں کی صحبت سے منع فرمایا ہے اور ان کی تعظیم و توقیر کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ لھذا اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے ان بے دینوں کی صحبت سے دور رہیں۔ انکے بیانات وغیرہ نا سنیں کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بدمذھب اپنے بیان میں عام عوام کو دھوکا دے دیتے ہیں۔ قرآن و احادیث کی غلط تاویلات کرکے عام عوام کو گمراہ کررہے ہوتے ہیں۔ اسلیے اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ان سے بچیں چاہے آپکے رشتہ داروں میں ہی کیوں نا کوئی بدمذھب ہو اس سے قطع تعلقی کردیں۔ یہ نا دیکھیں کہ یہ میرا کیا لگتا ہے کیا نہیں بس جب فرمان اللّٰہ تعالی کا آجائے یا پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہمیں کسی قسم کے کوئی بہانے نہیں بنانے۔ فقط اللّٰہ اور اس کے رسول جَلَّ جَلَالُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل کرنا ہے نا کہ رشتہ داری دوستی دیکھنی ہے۔

✪ اب ہم امام اہلسنّت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللّٰہ کے فرامین پڑھتے ہیں کہ آپکا بدمذھبوں کے متعلق کیا فتوی ہے؟

(۱).. امام اہلسنّت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں:
بدمذھب کی تعظیم حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ: جلد/11: ص: 398)

(۲).. بدمذھب کے لیے حکم شرعی ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں، روگردانی کریں، اسکی تذلیل و تحقیر بجالائیں، اس سے طعن کے ساتھ پیش آئیں۔ (ایضا: ص: 399)

(۳).. بد مذھب کتے ہیں بلکہ کتے سے بھی بدتر ناپاک ہیں، کتا فاسق نی اور یہ (بدمذھب) اصل دین و مذھب میں فاسق ہیں۔ کتے پر عذاب نہیں اور یہ (بدمذھب) سخت عذاب کا مستحق ہے۔ (ایضا)

(۴).. اعلی حضرت ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بد مذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ (ایضا)

(۵).. ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدمذھبوں کے پاس نا بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نا پیو، کھانا نا کھاؤ، شادی بیاہ نا کرو۔ (ایضا: ص:402)

(۶).. مذھب وہابیہ ضلالت و گمراہی ہے۔ (ایضا/ص:406)

(۷).. اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ مولانا شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تفسیر نقل کر کے فرماتے ہیں: جو شخص بدعقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔
(فتاوی رضویہ_ جلد:11_ صفحہ:376)

(۸).. اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ طحطاوی حاشیہ در مختار سے نقل کر کے فرماتے ہیں: جو اس زمانے میں ان چار مذہب (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) سے خارج ہو وہ بدعتی و بدمذھب ہے۔
(فتاوی رضویہ_ جلد:11_ صفحہ:376)

معزز سامعین! دیکھا آپنے اعلی حضرت نے بھی بلکل قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی بدمذھبوں کی تعظیم و توقیر اور دیگر معاملات سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

✪ اب ہم بزرگان دین رحمہم اللہ کا اس پر طرز عمل پڑھتے ہیں کہ انکا بدمذھبوں کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟ ملاحظہ ہوں:

(۱).. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا تو اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اسکی

زبان سے ایسا نکلا جس سے بدمذھبی کی بو آتی تھی، فورا کھانا اٹھوالیا اور نکال دیا۔

(ملفوظات اعلی حضرت: ص/302)

(۲).. امام جلالدین سیوطی رحمہ اللہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں: ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا تھا کرتا تھا۔ جب اسکی نزع کا وقت آیا لوگوں نے حسب معمول کلمہ کی تلقین کی۔ کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا: یہ دو شخص کھڑے کہ رہے ہیں تو انکے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے تھے، اب یہ چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے، ہرگز نہ پڑھنے دیں گے۔

(ملفوظات اعلی حضرت: ص/277)

(۳).. اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ اس بارے میں اسلاف کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سیدنا سعید بن جبیر شاگردِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا کہا، کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا، وَلَا نِصْفَ کَلِمَۃٍ آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے۔ فرمایا، یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت: ص/434)

(۴).. امام محمد بن سیرین شاگردِ انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس دو بدمذہب آئے۔ عرض کی، کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں! فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیثِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سنائیں! فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا، تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھا جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے؟ فرمایا، میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔

(۵).. حضرت سیدنا ابو خالد احمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمرو بن قیس رحمہ اللہ

فرمایا کرتے تھے: گمراہ و بدمذھب کے ساتھ نا بیٹھو کیونکہ تمہارا دل بھی بہک جائے گا۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء_ جلد:5_ صفحہ:132)

(۶).. حضرت سیدنا ایوب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ سے سوال کیا تو آپ نے اسے جھڑک دیا، اس نے عرض کی: اے اب عبدالرحمن! میں آپکا بھائی ہوں۔ فرمایا: مسلمانوں کے علاوہ میرا کوی بھائی نہیں۔۔

(۷).. حضرت سیدنا ابن طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک خارجی شخص نے میرے والد ماجد حضرت سیدنا طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ کے پاس آکر کہا: آپ میرے بھائی ہوں۔ فرمایا: میرے بھائی تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے مسلمان بندے ہیں کیونکہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(۸).. حضرت سیدنا ایوب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اسے جھڑکتے ہوئے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ میری گردن میں رسی ڈالی جائے اور پھر مجھے پھرایا جائے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء_ جلد:4_ صفحہ:22.21)

معزز قارئین کرام! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگان دین بھی بدمذھبوں سے سخت نفرت کرتے تھے۔ اسی لیے آپ سے یہی التماس ہے کہ بدمذھبوں کی صحبت سے بچیں۔ ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اسی لیے خصوصا علماء حق اہلسنت کے بیانات سنیں انکی کتب پڑھیں۔ خصوصا بالخصوص آج کے دور میں دو شخصیات کا دامن مت چھوڑیے کیونکہ یہ دو شخصیات امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے نائب ہیں۔ عاشق رسول ہیں۔ اور جو بیان کرتے ہیں حق بیان کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور بزرگان دین کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل بھی کرتے ہیں اور آگے درس بھی یہی دیتے ہیں۔ سب سے پہلے میری مراد

امیر اہلسنت عاشق رسول، عاشق صحابہ اہلبیت، عاشق اعلی حضرت، نائب اعلی حضرت بانی دعوت

اسلامی مولانا الیاس عطار قادری زیدہ شرفہ ہیں بلکل یہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ایک نی دونی بلکہ لاکھوں کروڑوں نوجوان نسل کو سنت کی چلتی پھرتی تصویر بنادیا۔ ان کا مدنی مذاکرہ سننا چاہیے۔ انکے لکھے ھوئے رسائل پڑھنے چاہیں کہ انکے رسائل پڑھنے سے ایک تو اس ولی کامل کی دعا ملتی ہے اور دوسرا یہ کہ ان کے رسائل میں علم دین کا خزانہ موجود ہوتا ہے۔

اور دوسری شخصیت عاشق رسول، نائب اعلی حضرت، شمشیر اعلی حضرت قبلہ کنزالعلماء مفکر اسلام مناظر اہلسنت قاطع دیوبندیت و وہابیت و رافضیت و قادیانیت مولانا ڈاکٹر مفتی اشرف آصف جلالی زیدہ شرفہ ہیں۔ ہاں ہاں یہی ہیں وہ شخصیت جس نے ممبر پر بیٹھ کر عشق رسول کے جام پلائے۔ اہلسنّت میں چھپے ہوئے رافضیت وناصبیت وخارجیت کا مقابلہ کیا۔ انکے بیانات سننے چاہیں کہ انکے بیانات سننے سے اہلسنّت کے عقائد و نظریات کا پتا چلتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو بدمذھبوں کی صحبت سے بچنے ان سے قطع تعلقی جیسا معاملہ اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے اور علماء حق اہلسنت کی صحبت سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(۴)..اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا

آج کل کے دور میں جہلاء و خطیب حضرات حتی کہ خواص بھی موضوع روایات ممبروں پر بیٹھ کر بڑے زور و شور سے پڑھ رہے ھوتے ھیں۔ اور کئی ایسی پوسٹیں وغیرہ نظر آتی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب ہوتا ہے اور عام عوام الناس کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔

۞ اللہ جل جلالہ قرآن مجید میں جھوٹ منسوب کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ.

(پارہ 21، العنکبوت:68)

ترجمۂ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کیلئے جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟

نوٹ:

یاد رہے اللہ تعالی کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی کئی صورتیں ہیں ہم صرف یہاں تین بیان کر دیتے ہیں:

(۱)..نبی ہونے کا جھوٹا دعوی کرنا اور کہنا کہ مجھے اللہ پاک نے بنایا ہے۔

(۲)..کتابُ اللہ میں اپنی طرف سے خَلْط مَلْط کر دینا اور کہہ دینا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

(۳)..کافر کا بت پرستی کرنا اور کہنا کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اسی کا حکم دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر جھوٹ برا ہے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جائے تو بڑا گناہ ہے، لہٰذا جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے، سخت جرم ہے۔(تفسیر صراط الجنان)

✪ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف چھوٹ منسوب کرنے والے کے متلعق رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی اور پر جھوٹ باندھنے جیسا نہیں، لہذا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔(صحیح مسلم شریف:ص12، حدیث:4)

مذکورہ حدیث میں چھوٹ منسوب کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔اس لئے بغیر تحقیق کئے احادیث بیان کرنے سے بچنا چاہیے۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(۵) غیر اللہ کو سجدہ کرنا

معزز قارئین کرام! آج کل جہلاء مزارات پر جاکر مزارات کو سجدہ کرتے ھیں اور آج کل کے جعلی قسم کے پیر جو کہ بلکل علم عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔ اور انکا کسی قسم کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور سنیت کا لبادہ اوڑھ کر اپنے مریدوں سے سجدہ کرواتے ھیں۔ دوسری طرف بدمذھب (دیوبندی، وہابی غیر مقلد وغیرہ) ہم (اہلسنّت) پر بسبب جہالت اعتراضات کرتے رہتے ہیں کہ یہ بریلوی (سنی) مزارات پر سجدے کرتے ہیں اور پیروں کو بھی کرتے ہیں یہ قبر پرست ہیں مشرک ہیں وغیرہ وغیرہ اور دیگر مقامات پر وڈیوز و تصاویر بھیج کر بھی یہی اعتراض کرتے ہیں۔ جب ہم جواب میں کہتے ہیں کہ ایسے جہلاء جو خرافات کرتے ہیں ان کے یہ خود ذمہ دار ہیں۔ لہذا انکا مسلک اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور فعل جہلاء کا شریعت کے لئے ہرگز حجت نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھانا ہے۔ جیسا کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى.

(الانعام/164)

ترجمہ: اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا.....

معلوم ہوا کہ ہر کوئی اپنے اعمال کا بوجھ خود ہی اٹھائے گا کوئی کسی کا نہیں اٹھا سکے گا ۔۔۔۔۔۔۔اب ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دلائل کی روشنی میں بتائیں گے کہ ہم (اہلسنت والے) غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے ہرگز قائل نہیں۔ اور ثابت کریں گے کہ ان بدمذھبوں (دیوبندیوں، وہابی غیر مقلدوں) کا ہم پر بہتان لگانا بلکل باطل ہے۔ اور ایسے پیروں کا بھی اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم بالترتیب دلائل پیش کریں گے۔ یعنی سب سے پہلے قرآن پاک سے پھر حدیث رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اور پھر فتاوی رضویہ و بہار شریعت سے۔ سب سے پہلے ہم پڑھیں گے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا مطلب کیا ہے؟ ملاحظہ

فرمائیں!

❁ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا معنی:

اللہ تعالی کے علاوہ کسی نبی، ولی، پیر، یا کسی مزار وغیرہ کو سجدہ کرنا۔

❁ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُؕ-لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

ترجمہ: اور رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں ۔نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

(پارہ حم السجدۃ:37)

مذکورہ آیت واضح ھے کہ اللہ تعالی نے غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہم (اہلسنت وجماعت والے) بھی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے ہرگز قائل نہیں ہیں۔

❁ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے متعلق فرمان مصطفی ﷺ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے..(ترمذی شریف:1159)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی ہماری شریعت میں غیر خدا کو سجدہ حرام ہے، سجدہ عبادت کفر ہے، سجدہ تعظیم حرام ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح. جلد:5. حدیث نمبر:3255)

✪ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے متعلق اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ کے فتاوی:

(۱)..اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: شریعت میں اس (اللہ جل جلالہ) کے سوا کسی غیر کو سجدہ حرام ہو گیا... مسلمانوں اے مسلمانوں! اے شریعت مصطفی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت (اللہ تعالی) جل جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت یقینا اجماعا شرک مہین وکفر مبین اور سجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین ھے۔

(فتاوی رضویہ: جلد:22..ص:429)

(۲)..اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سجدہ تحیت ایسا حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ تحیت کی اجازت چاہی. اس پر ارشاد ہوا کیا تمہیں کفر کا حکم دیں۔ معلوم ہوا کہ سجدہ تحیت ایسی قبیح چیز ایسا سخت حرام ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سجدہ تحیت کا یہ حکم ہے پھر اوروں کا کیا ذکر۔ واللہ الھادی...

(فتاوی رضویہ.. جلد:22..ص:437)

(۳)..اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غیر خدا کو سجدہ تحیت شراب پینے اور سوئر کھانے سے بھی بدتر ہے۔ (فتاوی رضویہ۔ جلد:22..ص:467)

(۴)..اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

غیر خدا کو سجدہ حرام ہے۔ مزید فرماتے ہیں: وہ بہت ظالم پیروں کو سجدہ کرتے ہیں یہ ہر حال میں حرام قطعی ہے چاہے قبلہ کی جانب ہو یا اور طرف اور چاہے خدا کو سجدہ کرنے کی نیت کرے یا اس نیت سے غافل ہو پھر اس کی بعض صورتیں تو مقتضی کفر ہیں اللہ جل جلالہ ہمیں اس سے پناہ دے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد:22/ص:468)

(۵)..امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ جل جلالہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر عبادت کی نیت سے غیر اللہ کو سجدہ کیا تو یہ کفر و شرک ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد22صفحہ نمبر:565،423)

(۶)..امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمہ اللہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: سجدہ تو سجدہ زمین بوسی بھی حرام ہے۔(فتاوی رضویہ جلد22صفحہ نمبر:470)

(۷)..امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بے شک آئمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ پیروں کو سجدہ کہ جاہل صوفی کرتے ہیں حرام اور اسکی بعض صورتیں حکم کفر لگاتی ہیں۔ مزید نقل کرتے ہیں:

سجدہ کہ بعض جاہل صوفی اپنے پیر کے آگے کرتے ہیں نرا حرام اور سب سے بدتر بدعت ہے وہ جبراً اس سے بعض رکھے جائیں۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے جہال اپنے سرکش پیروں کو کرتے اور اسے پائیگا کہتے ہیں۔ بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے اور گناہ کبیرہ تو بالاجماع ہے۔ پس اگر اسے اپنے پیر کے لیے جائز جانے تو کافر ہے اور اگر اس کے پیر نے اسے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے اس پر راضی ہوا تو وہ شیخ نجدی خود بھی کافر ہوا اگر کبھی مسلمان تھا بھی۔

اقول: (میں کہتا ہوں) یعنی ایسے متکبر خدا فراموش خود پسند اپنے لئے سجدے کے خواہش مند غالبا شرع سے آزاد بے قید و بند ہوتے ہیں۔ یوں تو آپ ہی کافر ہیں اور اگر کبھی ایسے نہ بھی تھے تو حرام قطعی یقینی اجماعی اچھا جان کو اب ہوئے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔۔۔۔۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ یہ نفس سجدہ تحیت کے حکم میں ستر نص ہیں کہ سجدہ اللہ واحد قہار ہی کے لیے ہے اس کے غیر کے لیے مطلقا کسی نیت سے ہو حرام حرام حرام کبیرہ کبیرہ۔۔

(فتاوی رضویہ. جلد:22/ص:469)

(۸)..اعلی حضرت رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں:

عالموں اور بزرگوں کے سامنے چومنا حرام ہے اور چومنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونون گنہگار.....زمین بوسی اس لئے بت پرستی کے مشابہ ہے اس میں کہ اس میں غیر خدا کو سجدہ کی

صورت ہے۔

اقول: (میں کہتا ہوں) زمین بوسی حقیقتہ سجدہ نہیں کہ سجدہ میں پیشانی رکھنی ضروری ہے جب یہ اس وجہ سے حرام مشابہ ہے پرستی ہوئی کہ صورۃ قریب سجدہ ہے تو خود سجدہ کس درجہ سخت حرام اور بت پرستی کا مشابہ تام ہے۔ والعیاذ بہ اللہ تعالی۔

❁ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا غیر اللہ کو سجدہ کرنے کے متعلق فتوی:

(۱).. صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ھیں: عالم یا کسی بڑے کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے۔ جس نے ایسا کیا اور جو اس پر راضی ہوا، دونوں گنہگار ہوئے۔

(بہار شریعت جلد:3 حصہ:16 صفحہ نمبر:475)

(۲).. ایک اور جگہ پر صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ھیں: بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک بھی جاتے ہیں، یہ جھکنا اگر حد رکوع تک ہو تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔

(بہار شریعت جلد:3 حصہ:16 صفحہ نمبر:467)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے خصوصا امام اہلسنّت و مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے فتاوی جات پیش کر کے ثابت کر دیا کہ ہم (اہلسنت وجماعت) کے نزدیک بلکل غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں اور نا ہی ہم اس کے قائل ہیں۔ باقی جو جہلاء ایسے خرافات کرتے ہیں ہمارہ ان سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ لہذا دیوبندیوں وہابی غیر مقلدوں کا ہم پر بسبب جہالت فضول اعتراضات کرنا باطل و مردود ہیں۔

❁ معزز قارئین کرام! آجکل کے دور میں اس کام (غیر اللہ کو سجدہ کرنا) میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب یہ بھی ہیں:

(۱)... مشرکین سے دوستی اور میل جول

(۲).. جہالت، ایسے لوگوں کی ایک تعداد ہے جو غیر اللہ کو سجدہ کرنا گناہ ہی نہیں سمجھتی۔

(۳)...جعلی پیروں سے مرید ہونا کہ (کئی جعلی پیر اپنے مریدوں سے خود کو سجدہ کرواتے ہیں)

اقول: (میں کہتا ہوں) یعنی ایسے متکبر خدا فراموش خود پسند اپنے لئے سجدے کے خواہش مند غالبا شرع سے آزاد بے قید و بند ہوتے ہیں۔ یوں تو آپ ہی کافر ہیں اور اگر کبھی ایسے نہ بھی تھے تو حرام قطعی یقینی اجماعی اچھا جان کو اب ہوئے۔ والعیاذ باللہ تعالی۔۔۔۔۔

(فتاوی رضویہ. جلد:22/ص:469)

معزز قارئین کرام! اس لئے ہمیں قرآن و حدیث پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ایسے خرافات سے بچا جائے۔ علماء اہلسنّت کی ہی صحبت اختیار کریں۔ کامل پیر کے ہی مرید ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہم کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے اور صحیح معنوں میں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(٦) علماء اور سادات کی توہین کرنا کیسا؟

معزز قارئین کرام! کچھ جہلاء علماء اہلسنت اور سادات کرام کو گالیاں بکتے ہیں۔ حالانکہ علماء اور سادات کی توہین کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ اعلی حضرت رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

✪..سادات کرام کی تعظیم فرض ہے۔ اور انکی توہین حرام بلکہ علماء کرام نے ارشاد فرمایا:

جو کسی عالم کو مولویا یا کسی میر وابرو جہ تحقیر کہے کافر ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ مجمع الانہر میں ہے:

سادات کرام اور علماء کرام کی توہین کفر ہے۔ جس نے کسی عالم کی تصغیر کر کے عویلم یا علوی کو علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا۔

مزید حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نا پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں: یا تو منافق ہے یا حرامی ہے یا حیضی بچہ۔ اس حدیث کے تحت اعلی حضرت فرماتے ہیں کہ ادھر علماء و انصار و عرب سے تو وہ مراد ہیں جو گمراہ و بد دین نا ہوں اور سادات کرام کی تعظیم ہمیشہ جب تک انکی بدمذھبی حد کفر کو نا پہنچے کہ اسکے بعد وہ سید ہی نہیں نسب منقطع

ہے۔آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیچری قادیانی، وہابی غیر مقلد، دیوبندی اگرچہ سید مشہور ہوں نا ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین وتکفیر فرض ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد:22..ص/420.421)

✪.. مزید علماء کی توہین کے متعلق اعلی حضرت رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

جو کسی عالم سے بغیر سبب ظاہری عداوت رکھتا ہے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد:21۔صفحہ:129)

✪.. امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

عالم دین کو برا کہنا اگر اسکے عالم دین ہونے کے سبب ہے تو کفر ہے اور عورت نکاح سے باہر خواہ برا کہنے والا خود عالم ہو یا جاہل اور عالم سنی صحیح العقیدہ کی توہین جاہل کو جائز نہیں، اگرچہ اسکے عمل کیسے ہی ہوں اور بدمذھب وگمراہ اگرچہ عالم کہلاتا ہو اسے برا کہا جائے گا مگر اسی قدر جتنے کا وہ مستحق ہے۔اور فحش کلمہ سے ہمیشہ اجتناب چاہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد:21..ص/294)

معلوم ہوا کہ علماء اور سادات کرام کی توہین کرنا حرام ہے اور کفر مین پڑ جانے کا اندیشہ بھی ہے۔اسلئے ہمیں علماء اہلسنّت اور سادات کرام کا ادب واحترام کرنا ہے۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(۷) بدمذھبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

معزز قارئین کرام! بعض سنی احباب عموما بد مذھبوں، گمراہ بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔۔۔حالانکہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع ہے ان کے پیچھے نماز باطل ہے یعنی نماز نہیں ہوگی۔۔ ہم اس پر آپ کے سامنے فتاوی رضویہ سے سوال و جواب کی صورت میں دلائل پیش کرتے ہیں۔ملاحظہ ہوں:

✪..سوال:

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص امام مسجد ہے اور وہ فاتحہ وعلم غیب وغیرہ سے منکر ہے بلالکہ سجدہ میں اور رکوع میں تسبیح اس قدر زور سے کہتا ہے کہ اگلی صف والے بخوبی سن لیتے ہیں اور پیچھے والے بھی سن لیتے ہیں، اور ایسے مقام پر کوئی دوسرا امام میسر نہیں آتا تو اس حالت میں کس طرح باجماعت نماز پڑھی جائے کہ ثواب جماعت کا ہو اور نماز میں بھی کوئی نقص نہ ہونے پائے؟

الجواب:

اگر علم غیب بعطائے الٰہی کثیر وافرا اشیاء وصفات واحکام وبرزخ ومعاد واشراط ساعت وگزشتہ وآئندہ کا منکر ہے توصریح گمراہ بددین ومنکر قرآن عظیم واحادیث متواترہ ہے اور ان میں ہزاروں غیب وہ ہیں جن کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا منکر یقینا کافر، یوں ہی تلبیسی طور پر بعض کا اقرار کرتا اور وہابیہ کا اعتقاد رکھتا ہے تو گمراہ بددین ہے اور جو خاص دیوبندی عقائد پر وہ کافر ومرتد ہے، یوں ہی جو ان عقائد پر اپنا ہونا نہ بتائے مگر ان لوگوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوکر ان کو اچھا جانے یا مسلمان ہی سمجھے جب بھی خود مسلمان نہیں، در مختار ومجمع الانھر وبرازیہ وغیرھما میں ہے:

من شك فی کفرہ فقد کفر (جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ خود کافر ہوگیا)..

ہاں اگر تمام خباثتوں سے پاک ہو اور علم غیب کثیر وافرا بقدر مذکور پر ایمان رکھے اور عظمت کے ساتھ اس کا اقرار کرے صرف احاطہ جمیع ماکان ومایکون میں کلام کرے اور ان میں ادب وحرمت ملحوظ رکھے تو گمراہ نہیں صرف خطاء پر ہے مگر آج کل یہاں فاتحہ کا انکار خاص وہابیہ ہی کا شعار ہے اور وہابیہ اہل ہوا سے ہیں اور اہل ہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے، فتح القدیر میں ہے:

اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

تو اگر امام میسر ہو بہتر ہے ورنہ تنہا نماز پڑھی جائے۔ ہاں اگر وہابیت نہ ہوتی ہوں فقط اتنی بات پر کہ تسبیحات رکوع و سجود بآواز کہتا اور اس پر اصرار رکھتا ہو نماز اس کے پیچھے مکروہ ہوتی کہ اگر اور امام نہ ملتا تو اسی کے پیچھے پڑھنے کا حکم دیا جاتا مگر بحال وہابیت ہرگز اقتداء جائز نہیں۔ واللہ تعالی اعلم....

(فتاوی رضویہ.. جلد:6۔۔ صفحہ:541 تا 542)

✪..سوال:

وہابی امام کے پیچھے اہل سنت و جماعت کی اقتداء میں نماز خواہ پنجگانہ یا تراویح یا جمعہ یا عیدین یا نوافل یا نماز جنازہ میں درست حکم ہے یا کیا حکم ہے؟

الجواب:

وہابی کے پیچھے کوئی نماز فرض خواہ نفل کسی کی نہیں ہو سکتی نہ اس کے پڑھنے سے نماز جنازہ ادا ہوا اگرچہ نماز جنازہ میں جماعت و امامت شرط نہیں، لہذا اگر عورت امام اور مقتدی ہے نماز جنازہ کا فرض ادا ہو جائے گا کہ اگرچہ مقتدیوں کی اس کے پیچھے نہ ہوئی خود اس کی ہو گئی، اور اسی قدر فرض کفایہ کی ادا کافی ہے مگر وہابی کی تو نماز خود باطل ہے.. لانہ لا دین لہ ولا صلوٰۃ لن لا دین لہ (کیونکہ اس کا تو کوئی دین نہیں اور جس کا دین نہیں اس کی نماز نہیں)، نہ تو اس کی اپنی ہو سکتی ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی اگرچہ اس گاہم مذھب ہو یا اور کسی قسم بدمذھب ہو سنی ہو تو سنی۔ واللہ تعالی اعلم۔

(فتاوی رضویہ.. جلد:6.. صفحہ:620 تا 621)

✪..سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ کسی مسجد میں جماعت تیار ہے لیکن اتنا وقت نہیں کہ دریافت کیا جائے کہ امام سنی ہے یا وہابی، تو جماعت سے نماز پڑھنا چاہئے یا اپنی علیدہ؟

الجواب:

جبکہ شُبہ کی کوئی وجہ قوی نہ ہو جماعت سے پڑھے، پھر اگر تحقیق ہو کہ امام وہابی تھا نماز پھیرے وللہ

تعالیٰ اعلم۔(فتاوی رضویہ.. جلد:6.. صفحہ:596)

✪..سوال:

مسجد میں جماعت ہو رہی ہے اور امام میں نقص شرعی ہے تو جماعت چھوڑ کر فورًا ہی اپنے فرض پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر امام میں ایسا نقص ہے کہ اسکے پیچھے نماز باطل ہے مثلًا وہابی ہے یا قرآن عظیم غلط پڑھتا ہے یا طہارت صحیح نہیں جب تو وہ نماز نماز ہی نہیں اگر صحیح جماعت کر سکتا ہو تو اس جماعت کے ہوتے ہوئے اپنی جماعت قائم کرے اگر فتنہ نہ ہو، اور اپنی جماعت نہ مل سکے تو تنہا پڑھے، اور اگر نقص ایسا ہے کہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جیسے فاسق معلن، تو دوسری جگہ جماعت کو چلا جائے ورنہ نہیں، اس جماعت کے بعد دوسری جماعت کرے یا تنہا پڑھے، اور اگر صرف کراہت تنزیہہ ہے تو اس جماعت کا ترک جائز نہیں شامل ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ.. جلد:6.. صفحہ:596)

✪..سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسمسئلہ میں کہ اگر استاد وہابی ہو تو شاگرد اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ اپنا استاد ہو بلکہ اُسے استاد بتانا ہی اُس کے حق میں زہر قاتل سے بدتر ہے فورًا پرہیز کرے کہ صحبت بد آدمی کو بد بنا دیتی ہے نہ کہ بد کی تعلیم۔ رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اُن سے دُور بھاگو اور اُن کو اپنے سے دُور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں (فتاوی رضویہ.. جلد:6.. صفحہ:633)

✪.. امام اہلسنت رحمتہ اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

دیوبندی عقیدے والوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے، ہوگی ہی نہیں، فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے پڑھنے کا شدید عظیم گناہ۔ علاوہ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہمارے تینوں ائمہ مذہب امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

ان الصلوٰۃ خلف اھل الھواء لا تجوز۔

(اہل بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔)

اس میں سب برابر ہیں نماز پنجگانہ ہو خواہ جمعہ یا عید یا جنازہ یا تراویح، کوئی نماز ان کے پیچھے ہو ہی نہیں سکتی بلکہ اگر (ان کو قابل امامت یا مسلمان جاننا بھی درکنار) ان کے کفر میں شک ہی کرے تو خود کافر ہے جبکہ ان کے خبیث اقوال پر مطلع ہو علمائے حرمین شریفین بالاتفاق فرماتے ہیں:

من شك فی عذابه وكفره فقد كفر۔

جو شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ.. جلد:6. صفحہ:573)

نوٹ:

مذکورہ فتاوی جات سے معلوم ہوا کہ بد مذھبوں کے پیچھے نماز باطل ہے۔ بہر حال سنی صحیح العقیدہ کے پیچھے ہی نماز پڑھی جائے۔۔ تاکہ ہماری نماز باجماعت ادا ہو جائے۔ اللہ تعالی ہمیں سمجھنیں کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(۸) جہنمی کتا

امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والا جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد:29)

(۹) ڈھول اور تعزیہ داری کا حکم

اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شادی میں ڈھول بجانا ممنوع ہے اور تعزیہ داری و سینہ کوبی حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ: جلد.24/142)

(۱۰) موت کی سختی

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ کا فرمان عبرت نشان ہے:

ملک الموت کا روح قبض کرنا تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے سخت ہے۔

(قوت القلوب۔ جلد اول/497)

(۱۱) خود کو عالم اور جنتی کہنا کیسا؟؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے یہ کہا کہ میں جنتی ہوں تو وہ جہنمی ہے اور جس نے یہ کہا میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔

(قوت القلوب/جلد اول/488)

(۱۲) علم و عمل

علم پڑھنا کمال نہیں ہے بلکہ علم پڑھ کر عمل کرنا کمال ہے کیونکہ علم پڑھنے والے تو بہت ہیں مگر علم پڑھ کر عمل کرنے والے بہت کم ہیں.....

تنبیہ:

اس لیے ہمیں علم دین بھی سیکھنا چاہیے اور ساتھ عمل بھی کرنا چاہیے.....

یہی ایک حقیقی عالم کی نشانی ہے.....

(۱۳) طالب علم اور ادب:

طالب علم کے لئے تین چیزوں کا ادب کرنا ضروری ہے.....

(۱)..استاد کا

(۲)..کتابوں کا

(۳)..جہاں پڑھتا ہے اس جگہ کا

اگر طالب علم ان کا ادب نہیں کرتا تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتا۔اس لئے طالب علم ان تینوں کا ہی ادب کرے.....

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو بے ادب ہو، وہ علم سے بہرہ مند نہیں ہوسکتا۔

(المنبہات، صفحہ 13)

کیونکہ.....

باادب بانصیب

بے ادب بے نصیب.....

(۱۴) حصول علم دین

✪..حضرت سیدنا ابو بختری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے ایسے لوگوں میں رہنا زیادہ پسند ہے۔جن سے میں علم سیکھوں بجائے اس کے کہ میں ایسے لوگوں میں رہوں جنہیں علم سکھاؤں۔

✪..حضرت سیدنا ابو بختری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے لوگوں میں رہنا اپنے سے کم علم لوگوں میں رہنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء. جلد:4..ص:463)

(۱۵) علم کا متلاشی

حضرت سیدنا ایوب طائی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے حضرت سیدنا امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

میں نے کائنات میں حضرت سیدنا مسروق رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ علم کا متلاشی کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت سیدنا امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک بار حضرت سیدنا مسروق رحمتہ اللہ علیہ بصرہ میں کسی عالم سے ایک آیت کی تفسیر معلوم کرنے کے لئے گئے لیکن وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے تھے انہوں نے بتایا کہ اہل شام میں ایک عالم ہے آپ ان کے پاس چلے جائیں چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہمارے پاس تشریف لائے پھر آیت کی تفسیر جاننے کے لیے ملک شام کی جانب روانہ ہوگئے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء. جلد:2..ص:154/155)

(۱۶) علم کی اہمیت

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انسان دو ہی ہیں عالم دین اور طالب علم اور ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء. جلد:1..ص:657)

(۱۷)..پیروں کے حوالے عقیدہ اہلسنت بزبان اعلیحضرت

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیر کے ساتھ مرید کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے، آیا یہ کہنا چاہئے کہ میرا بخشنے والا وہی ہے، یا یہ کہ اس کے وسیلہ سے بخشا جاوے گا جیسا کہ ایک شخص (زید) ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بخشنے والا اور دینے والا پیر ہی ہے، اور عمرو یہ کہتا ہے کہ پیر بخشنے والا نہیں بلکہ ان کے وسیلہ سے ان کے مرید بخشے جائیں گے، اور بغیر وسیلہ پیر کے دربار خدا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک

رسائی نہیں، اور اس امر میں زید ہمیشہ عمرو سے اختلاف رکھتا ہے اب فیصلہ فرمادیں کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق پر؟ اور جو حق پر نہیں ہے اس کو توبہ کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اور اجر پاؤ)

الجواب:

عمرو حق پر ہے اور زید کے وہالفاظ کہ بخشنے والا اور دینے والا پیر ہی ہے اپنے ظاہر پر بہت شنیع ہیں اور اگر اسکا ظاہر ہی اعتقاد قائل ہو تو صریح کفر بہر حال زید کو توبہ چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد:14. صفحہ:644)

(۱۸) بے علم پر شیطان کا وار

اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے

وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

ترجمہ: اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد:21.. صفحہ:528)

(۱۹) علیگھڑی کو سید کہنا کیسا؟

سوال:

بعض لوگ علیگھڑی کو سید کہتے ہیں؟

جواب:

وہ تو ایک خبیث مرتد تھا حدیث میں ارشاد فرمایا: منافق کو سید نا کہو کہ لو اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقینا تم نے اپنے رب جل جلالہ کو غضب دلایا۔

(ملفوظات اعلی حضرت۔ صفحہ:417)

(۲۰) سیدُنا صدیقِ اکبر نے کس عُمر میں اسلام قبول کیا؟

عرض: حضور عمر شریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالی عنہ کی قبولِ اسلام کے وقت کیا تھی؟

ارشاد: 38 (اڑتیس) سال اور سوائے عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالی عنہ کے کہ حضور کی عمر شریف 82 سال ہوئی ہر سہ (یعنی تینوں) خلفائے راشدین رضوان اللّٰہ تعالی علیہم اجمعین میں سے ہر ایک کی عمر مبارک نیز عمر شریفِ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی 63 سال

اگرچہ اِس میں کچھ روز وماہ کم وبیش ضرور تھی لیکن سالِ وفات یہی تھا۔

(ملفوظاتِ اعلی حضرت صفحہ:60)

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب

(میری توفیق اللّٰہ عزّوجلّ اللّٰہ ہی کی طرف سے ہے، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں)

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر۔عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علماے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21) محرم میں نکاح۔ عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے، اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24) بریک اپ کے بعد کیا کریں؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25) ایک نکاح ایسا بھی۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26) کافر سے سود۔ عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علماے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27) میں خان تو انصاری۔ عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28) روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29) جرمانہ۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30) لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ ؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط وتفریط کے شکار ہیں۔

(31) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام۔عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32) اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)۔عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33) کلام عبید رضا۔عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34) مسائل شریعت (جلد 1)۔سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35) اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا۔ مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36) سفرنامہ بلاد خمسہ۔عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37) منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علمائے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38) مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39) مفتی اعظم ہند اپنے فضل وکمال کے آئینے میں۔ مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جاسکتا ہے۔ یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔ عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علماے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون؟ وہابی کون؟۔ عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن و سنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔ فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیاے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔ کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50) ماہ صفر کی تحقیق۔ مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51) فضائل و مناقب امام حسین۔ ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52) شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53) تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54) معارف اعلی حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55) نگارشات ہاشمی۔ مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56) ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔ مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57) حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔ مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال و فرامین؛

کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں؟ جانیں اس کتاب میں

(58) زر خانۂ اشرف۔ محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ 700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59) حضرت خضر علیہ السلام۔ ایک تحقیقی جائزہ

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟ فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

(60) ایمان افروز تحاریر۔ محمد ساجد مدنی

1200 سے زائد تحریروں کا مجموعہ؛ یہ سب مطالعے کے دوران نوٹ کیے گئے ہیں۔

(61) انبیا کا ذکر عبادت۔ ایک حدیث کی تحقیق۔ اسعد عطاری مدنی

یہ مختصر رسالہ ایک حدیث کی تحقیق پر مشتمل ہے۔ انبیا کا ذکر عبادت ہے... الخ حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے۔

(62) رشحات ابن حجر۔ فرحان خان قادری (ابن حجر)

یہ کتاب سیکڑوں علمی اور تحقیقی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

(63) تجلیات احسن (جلد 1)۔ محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی

یہ کتاب جناب محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ موضوعات بہت ہی عمدہ ہیں۔ حالات حاضرہ کے حساب سے ہر مضمون قابل تعریف ہے۔

(64) درس ادب۔ غلام معین الدین قادری

اساتذہ، والدین، دینی کتب وغیرہ کا ادب و احترام سکھاتی ایک کتاب۔ قرآن و سنت اور بزرگوں کے واقعات و ارشادات سے سجائی گئی ایک مختصر تحریر

(65) تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)۔ محمد شعیب عطاری جلالی (یہ کتاب)

یہ جناب محمد شعیب عطاری جلالی کی علمی اور اصلاحی تحریروں کا مجموعہ ہے۔

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm 9102520764

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT

/abdemustafaofficial
for more details WhatsApp on **+919102520764**

تحریرات شعیب
(الحنفی البریلوی)

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog. These articles are very useful and informative.

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Topics of our books are something different and many of them are based on current affairs. Islamic scholars from different countries are sending their books to publish on our platform. We want to make this platform, the biggest virtual library for Ahle Sunnat Wa Jama'at.

(4)E Nikah Matrimonial Service

India's #1 Sunni Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. It's especially for Sunni Muslims and here we don't allow any other sect. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four womens at once, it's recommended to have more wives but nowadays it's rare because people started to dislike this beautiful Islamic culture. By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our very popular department. We are publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.Read more about us on our website,

visit : www.abdemustafa.in